

مسائل خزائن العرفان

پاکستان
MARCH 2003
جلد سوم، شمارہ نمبر ۱۵۳

حصہ دوم

انقلابات

حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی مدظلہ

ترتیب

مولانا نور محمد نعیمی نعیم القادری

مولانا محمد رفیع مولانا القادری نعیمی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۰۰۰۰

Ph: 021-2439799

Website: www.ishaateislam.net

مسائل خزان العرفان

(حصہ دوم)

از افادات

حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ

توسیع

مولانا نور محمد نعیمی نعیم القادری مولوی محمد رضوان القادری نعیمی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادور، کراچی، فون: 2439799

نام کتاب

مسائل خزان العرفان (حصہ دوم)

از افادات

حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ

ترتیب

مولانا نور محمد نعیمی نعیم القادری، مولوی محمد رضوان القادری نعیمی

سن اشاعت

ربیع الاول ۱۴۲۹ھ / مارچ ۲۰۰۸ء

تعداد

۲۳۰۰

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادور، کراچی، فون: 2439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔ اور کتب خانوں پر بھی دستیاب ہے۔

بَابُ الشَّهَادَةِ

شہادت و گواہی سے متعلق مسائل

وَكُذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۚ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنُعَلِّمَكَ ۚ مِنَ يَتَّبِعِ الرَّسُولَ فَرِحْنَا لِنَفْسِنَا ۚ إِنَّهُ يَتَّقِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّا نَسُوا ۚ وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَهُ وَتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ الْمُزِيقِينَ ۚ

(آپ اور کوع ۱۱، ص ۱۳۷، البقرہ)

ترجمہ: اور بتوں میں سے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کرتے ہو گواہ ہو اور رسول تمہارے گواہ

فہرست مضامین مسائل فرائض العرفان

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۔	باب اشہادۃ	۱۳۱
۲۔	باب اہتمامات	۱۳۶
۳۔	باب غنائم الاغنیاء	۱۴۰
۴۔	باب الویل	۱۵۰
۵۔	باب الاذکار	۱۵۳
۶۔	آداب سے متعلق مسائل	۱۶۱
۷۔	فضائل کے مسائل	۱۶۰
۸۔	مال شہادت کے متعلق مسائل	۱۸۱
۹۔	مراد چاندوں کے حکام	۱۸۳
۱۰۔	چغے کی قیمت کے مسائل	۱۸۳
۱۱۔	شرک کا غدار	۱۸۵
۱۲۔	قمری ازل کے سے متعلق احکام	۱۸۶
۱۳۔	قمری ازل	۱۸۸
۱۴۔	چغے کے متعلق مسائل	۱۸۹
۱۵۔	چغے	۱۹۱
۱۶۔	پرندہ سے تعلقات	۱۹۲
۱۷۔	موت کو طعن کہتا	۱۹۳
۱۸۔	عمل کو طعن کہتا	۱۹۳
۱۹۔	توبہ	۱۹۴
۲۰۔	مذابی	۱۹۵
۲۱۔	موت کی وجہ و قیمت	۱۹۷
۲۲۔	حق سے متعلق مسائل	۱۹۸
۲۳۔	حد	۱۹۹
۲۴۔	حق چھاپا	۲۰۱
۲۵۔	مذہب کا موت	۲۰۱
۲۶۔	اتحاد	۲۰۲
۲۷۔	مقتول	۲۰۳
۲۸۔	توبہ کا کام	۲۰۳
۲۹۔	حق شہادت میں حق	۲۰۵

۲۰۵

گواہ۔ اور اسے مجرب نام ہے جس کو پرستے ہم نے وہ اس کے لئے مقرر کیا تھا کہ وہ یحییٰ کوں رسول کی پیروی کرتا ہے۔ اور کوں اسے پاؤں پھر جاتا ہے۔ اور بیشک یہ ہماری سنی گمان پر نہیں اٹھنے جاہت کہ اور اللہ کی شان نہیں کہ تباہا راہان اکارت کرے۔ بیشک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان ہر والا ہے۔

(کنز الایمان)

مسئلہ: دنیا میں تو یہ کہ مسلمان کی شہادت مومن کا فرض سب کے حق میں شرعاً معتبر ہے اور کفر کی شہادت مسلمان پر معتبر نہیں۔

مسئلہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس امت کا اجماع حجت لازم القبول ہے۔

مسئلہ: اموات کے حق میں بھی اس امت کی شہادت معتبر ہے رحمت و عذاب کے فرشتے ان کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

مسئلہ: تمام شہادتیں صلحائے امت اور اہل صدق کے ساتھ خاص ہیں۔ اور ان کے معتبر ہونے کے لئے زبان کی مجاہدات شرط ہے۔

مسئلہ: انبیائے معروضہ میں شہادت تسامع کے ساتھ بھی معتبر ہے یعنی جن چیزوں کا علم یقینی سمجھنے سے حاصل ہوا ہے بھی شہادت دی جاسکتی ہے۔

مسئلہ: اموات کے حق میں بھی اس امت کی شہادت معتبر ہے رحمت و عذاب کے فرشتے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں صحاح کی حدیث میں ہے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ گذرا مصاب سے اس کی قریبت کی حضور نے فرمایا کہ واجب ہوئی۔ پھر دوسرا جنازہ گذرا۔

حضور نے فرمایا واجب ہوئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا چیز واجب ہوئی؟ تو حضور نے فرمایا پہلے جنازہ کی قریبت کی اس کے لئے جنت واجب ہوئی۔ دوسرے کی آہنے برائی بیان کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوئی۔ تم زمین میں اللہ کے شہداء اور گواہ ہو۔ پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

مسئلہ: یہ تمام شہادتیں صلحائے امت اور اہل صدق کے ساتھ خاص ہیں۔ اور ان کے معتبر ہونے کے لئے زبان کی مجاہدات شرط ہے۔ جو لوگ زبان کی اجتناب نہیں کرتے اور بے جا خلاف شرع کلمات ان کی زبان سے نکلے ہیں۔ اور اہل سنت کہتے ہیں صحاح کی حدیث میں ہے کہ قیامت کے روز نہ وہ شافع ہوں گے اور نہ شاہد اس امت کی ایک شان یہ بھی ہے کہ آخرت میں جب تک اولین و آخرین جمع ہوں گے۔ اور کفار سے فرمایا جائے گا کہ تباہے پاس میری طرف سے ڈرانے اور احکام پہنچانے والے نہیں آئے تھے انکار کریں گے انبیاء علیہم السلام کہیں گے یہ جھوٹے ہیں ہم نے انہیں تبلیغ کی اس پر ان سے دلیل طلب کی جائے گی وہ عرض کریں گے کہ امت محمدیہ ہماری شاہد ہے۔ یہ امت پیغمبروں کی شہادت دے گی کہ ان حضرات نے تبلیغ فرمائی اس پر گذشتہ امت کے کفار کہیں گے انہیں کیا معلوم ہو ہم سے بعد میں ہوئے تھے دریافت فرمایا جائے گا کہ تم کہتے ہو یہ عرض کریں گے کہ یارب تو نے ہماری طرف اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تو ان کے ہاں انزل فرمایا اور ان کے ذریعے سے تم طبعی اور عقلی طور پر جانتے ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام نے تبلیغ علی دھانکناں اور کیا ہمیں سید انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کی امت کی نسبت دریافت فرمایا جائے گا حضور اس کی تصدیق فرمائیں گے۔ (خزان الخواص)

وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوَ
اَوْ اَصْلَبُ بِنَاكِ امَّا يَشْكُرُ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٣٣﴾ (پہ ۱۳۳، ۱۳۴، البقرہ)
ترجمہ: اور اہل کتاب جو سے برگز جنت میں نہ جاسے مگر وہ جو
یہودی یا نصرانی ہو یہ ان کی خیال بندیاں ہیں، تم فراڈ لاؤ انہیں
اگرچے ہو۔ (اکثر ایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفی کے مدعی کو بھی دلیل لانا ضروری ہے نیز اس کے مدعی
باطل اور نامسوح ہوگا۔ (غزالی النور)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ
الْحَقِّ فَاصْلَحُوا، وَلْيُكَلِّبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ
بِالْعَدْلِ، وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ
اللَّهُ قُلْ يَكْتُبُ، وَلْيُكَلِّبِ الَّذِينَ عَلَى الْحَقِّ وَلْيُكَلِّبِ
اللَّهُ رُسُلَهُ وَلَا يَخْشَى وَهُوَ شَهِيدٌ، فَإِنْ كَانَ لِلَّذِي
عَلَيْهِ الْحَقُّ نَصِيبٌ أَوْ حَقٌّ عَلَى آوَلَا يَسْتَضِيعُ أَنْ
يُكَلِّبَ هُوَ قُلُوبَهُمْ وَلَيْسَ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا
شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا
فَرَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَمَنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّعْبِ فَإِنَّ

بِأَخَاهُمْ فَتَكُونُ إِحْدَاهُمَا الْآخِرَةُ
ترجمہ: اسے ایمان والو جب تم ایک مقرر مدت تک کسی
دن کا لین دین کرو تو اسے کھ لو اور چاہے کہ تمہارے درمیان کئی
لکھنے والا ایک ٹیک ٹیک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے میرا
کا سے لکھنے کھلا ہے قلم کھو دینا چاہیے اور جس بات پر حق آ
ہے وہ لکھا آجائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب
ہے اور حق میں سے کہہ رکھ نہ چورے پھر جس پر حق آئے
اگرچے قلم یا قلم ہو یا لکھنا نہ کہے تو اس کا دل انصاف سے کھلے
اور دو گواہ کرو یا چھ مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک
مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پس نہ کرنا کہیں ان میں ایک
عورت جو سے تو اس ایک کو دوسری یا دو لائے، اکثر ایمان
(پہ ۱۳۵، ۱۳۶، البقرہ)

مسئلہ: تنہا عورتوں کی شہادت جائز نہیں خواہ وہ چار کیوں نہ ہو۔ مگر جن امور پر مرد و عورت
ہو سکتے جیسے کہ بچہ جنا، بکرہ ہونا، اور ایسا ہی جو اس میں ایک عورت کی شہادت بھی قبول ہے
مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ ادا کے شہادت فرض ہے جب مدعی گواہوں کو طلب
کرے تو انہیں گواہوں کو چھپانا جائز نہیں۔ یہ حکم حدود کے سوا اور امور میں ہے لیکن حدود میں
گواہ کو انہار و انفا کا اختیار ہے۔ بلکہ احضار ہے حدیث شریف میں ہے کہ یہ عالم صلی اللہ
لے فائدہ، نہ لکھنے کی صورت میں بات چھو سکتی ہے نیز گواہ و شہادت کی ضرورت پر جملے۔

بِأَفْضَلِ الْأَنْبِيَاءِ

انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے فضائل متعلق

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يُقَوْمُوا لَكُمْ طَائِفَةٌ مِّنْكُمْ فَأَنْتُمُ الرَّاسُخُونَ فِي الْأَرْضِ فَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ
ذَلِكَ خَلْقَهُمْ ذَكَرَهُ عِندَ رَبِّكُمْ فَتَتَابَعَتْ عَلَيْهِمْ أَنْزَالُهُ
هُوَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ

(ہج، رکوع ۱۶، ص ۵۷، البقرہ)

ترجمہ: اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بھڑا بنا کر اپنی جائز پر ظلم کیا تو اب تم پر عذاب کے واسطے کہ عذاب رب رب کا ہے تو آپس میں ایک دوسرے کا قتل کرو۔ یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لئے بہتر ہے۔ اس نے تمہاری قوم کو ایک ایک دیکھتے ہوئے تمہارے لئے عذاب کیا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے شان انبیاء معلوم ہوتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس قوم کے لئے شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کئے گئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مہدواؤں کی کا کیا جاتا ہے کہ انبیاء کی جناب میں ترک ادب مضرب الہی کا باعث ہوتا ہے اس سے ڈرتے رہیں۔
مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوگا کہ اشد تعالیٰ اپنے مقبولان بارگاہ کی دعا سے مرنے والے فرما ہے (خزائن العرفان)۔

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ

الْعَظِيمِ

(ہج، رکوع ۱۶، ص ۵۷، آل عمران)

ترجمہ: اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اشد شرف کے فضل والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت جس کو ملتی ہے اشد کے فضل سے ملتی ہے اس میں مستحق کا دخل نہیں۔ (خزائن العرفان)

قَدْ نَزَّلْنَا قَلْبَكَ وَجْهَكَ فِي السَّمَاوَاتِ ۚ فَلَنُزِيلَنَّهُكَ

قِينَكَ نَزَّلْنَاهُ قَوْلًا وَجْهَكَ سَطَرًا نَّهْجًا الْحَكِيمَ

وَحَدَّثْنَا مَا كُنْتُمْ قَوْلُوا وَجْهَكَ سَطَرًا ۚ وَرَأَى

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لِيَعْلَمُونَ أَنَّكَ الْحَقُّ مَن

بھی مراتب مقبروں سے ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام دہارون علیہ السلام کو اس کے ساتھ شرف فرمایا۔ زہد ترک دنیا بھی مراتب مقبروں سے ہے حضرت فکر و تخیلی عیسیٰ اور ایسا جس علیہم السلام کو اس کے ساتھ مخصوص فرمایا۔ ان حضرات کے بعد اللہ تعالیٰ نے ابن ابیہاکا کو ذکر فرمایا جو جن کے ذمہ عین ذاتی رہے ذات کی شریعت جیسے حضرت اسٹیل، مس، یونس، لوط، عیسیٰ علیہم السلام اس شان سے حضرات انبیاء کا ذکر فرماتے اور ان کی کراستوں اور خصوصیات کی ایک عجیب حکمت نظر آتی ہے۔ (خزائن العرفان)

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهِمُ اٰتَمَّوْا . قُلْ لَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِمْ اَجْرًا وَاِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِيْنَ ۝

(پ، دکر ۱۶، س۱۱، افہام)
ترجمہ: یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی قوم انہیں کی راہ چلو ہم کو راہ میں قرآن پر تم سے کوئی ہزشت نہیں، گا وہ تو ہمیں غرضیت سارے جہاں کو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: علمائے دین نے اس آیت سے یہ سلا ثابت کیا ہے کہ سید عالم حضرت علیہ السلام انبیاء سے پہلے ہیں کیونکہ فضائل و کمالات اور اوصاف و شرف آپ میں جمع فرمائیے اور آپ کو حکم دیا کہ بعد ہم اقتدا و توجہ آپ تمام انبیاء کے اوصاف کا یہ کہہ جائے ہیں تو بیشک سب سے پہلے ہیں۔ (خزائن العرفان)

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهُ وَالْيٰسٰىكِيْنَ وَاٰتِ السَّبِيْلَ وَلَا تُبَذِّرْ تَبٰذِيْرًا ۝
(پ، دکر ۳، س۱۱، افہام)
ترجمہ: اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے۔ اور یسکین و مساکین و مسافر کو اور فقروں کو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اگر وہ رشتہ داراں محامد میں سے پہلے اور متوجہ ہو جائیں تو ان کا حقوق اٹھانا یہ بھی ان کا حق ہے۔ اور صاحب استطاعت رشتہ دار پر لازم ہے۔ بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا ہے کہ رشتہ داروں سے سید عالم علیہ السلام کے ساتھ قربت رکھنے والے مراد ہیں اور ان کا حق نفس دین ہے اور ان کی تعلیم و تکریم کیا گیا ہے۔ (خزائن العرفان)

قُلْ اِنَّمَا اُنْتَبِذْتُوْكُمْ يَوْمَ مِثْلَ الْاَلَمِ اَلَمْ تَكُنْ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ تَكُنْ كَاَنْ يُّزْجَرَا الْاَنۡاۃُ وَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ
تَلَوۡا صٰلِحًا وَّلَا تُنۡسِرُوْا كَيْفَ اُنۡزِلَتْ اَحَدًا ۝۱۰

(پ، دکر ۳، س۱۱، افہام)
ترجمہ: تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وہی بتا ہے کہ تم لا سمجھو ایک ہی موجود ہے۔ تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے اپنے رب کا نام کرے اور اپنے رب کی ہدایت کی کو شکر کرے۔

بَابُ الْوَسِيلَةِ

(وسیلے سے متعلق مسائل)

تَسْأَلُنِي أَدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَتٍ تَقَابُ عَلَيْهِ إِنَّهُ
هُوَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ ○ (پہلے، ذکر نمبر ۱۲۷، الفرقہ)
ترجمہ: پہلے جو کلمے آدم نے اپنے رب سے کہے تھے کہ اے اللہ! میں
کے توبہ کرنے والی کلمہ کہ جس سے توبہ قبول کرے والا ہو وہ تو
اکثر الایمان)

مسئلہ: اس آیت کی روشنی میں ثابت ہوا کہ متہرلان ہر گاہ کے وسیلے سے دعا کریں تو ان کو اور
بکوار ہوا کہ ہر گاہ گناہ نماز اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔
مسئلہ: اللہ تبارک و تعالیٰ ہر کسی کا حق واجب نہیں ہوا لیکن وہ اپنے مقبول کو اپنے فضل

در کم سے حق دینا ہے اسی بفضل حق کے وسیلے سے دعا کی جاتی ہے۔
مسئلہ: توبہ کی اصل رجوع الی اللہ ہے اس کے تین رکن ہیں ایک اعتراف جرم، دوسرے
ندامت، اور تیسرے عزیمت نہ گناہ۔ (نزائیں العزائم)

وَلَكِنَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا
مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْهِقُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا
وَلَكِنَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِمْ فَلَعْنَةُ اللَّهِ
عَلَى الْكَافِرِينَ ○ (پہلے، ذکر نمبر ۱۱۱، الفرقہ)

ترجمہ: اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب آئی جو ان کے ساتھ
والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے اور اس سے پہلے وہ اس نبی کے
وسیلے سے کافروں پر فحش مانگتے تھے توجہ تشریف لایا ان کے پاس
وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو گئے تو اللہ کی لعنت منکروں پر آگرائی

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ متہرلان حق کے وسیلے سے دعا قبول ہوتی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ
مفسر سے قبل جہان میں حضور کی تشریف آوری کا شہر تھا اس وقت بھی حضور کے وسیلے سے حق
کی حاجت رواں رہتی تھی۔ (نزائیں العزائم)

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رُسُلٍ إِلَّا لِيُظَاهِرَ بِأَدْنِ اللَّهِ

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا
اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا
رَّحِيمًا ۝

اے لوگو! اگر تم نے اپنے آپ کو ظلم کیا تو آج آ کر اللہ سے معافی مانگو اور اس کے لیے دعا کرو۔

ترجمہ: اور ہم نے کوئی رسول بھیجا مگر اس نے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر وہ اپنی جانوں پر فخر کریں تو اسے مجبور کیا جائے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی مانگی جائے اور رسول ان کی شفقت فرمائے۔ تو ضرور اللہ کو بہت آگاہی ہو کہ وہ اللہ پر ایمان لائیں۔

مسئلہ: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض حاجت کے لئے اس کے مقبول کا وسیلہ بنا، ذریعہ کا یہی ہے۔

مسئلہ: تہمیر حاجت کے لئے جانا بھی جائز ہے اور خیر القرون کا مہول ہے۔

مسئلہ: بددعات مقبولان حق کو یا سے نڈر کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: مقبولان حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت روا ہوتی ہے۔
(خزان القرآن)

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ
الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخْتَفُونَ
عَلَىٰ آلِهِ عَالِمٌ غَيْبَاتِكُمْ كَآنَ مِثْلُ نَارٍ ۝

ترجمہ: وہ مقبول بندے جنہیں یہ کہہ رہے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب

کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ قریب ہے۔ اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک یہی ہے رب کا عذاب اور کی چیز ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہ الہی میں وسیلہ بنا، مائزہ ہے اور اللہ کے مقبول بندوں کا یہی طریقہ ہے۔ (خزان القرآن)

بِالْاِذْنِ كَلَّمَ

ذکر تسبیح و تہلیل اور وظائف متعلق مسائل

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ
دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۚ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُكْفِرُوا
لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

(پہ، ذکر، ۱، ۱۵۴، البقرہ)

ترجمہ: اور محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں
تو یک جہت ہوں۔ دعا قبول کرنا ہوں۔ پکارنے والے کی جب مجھے
پکارے تو انہیں چاہیے کہ میرا حکم مانیں، اور میرا ایمان لائیں کہ
میں مامور ہوں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: نماز ادا کرنا واجب ہے۔ دعا کے آداب میں سے ہے کہ حضور قلب کے ساتھ
مقبول کالیں رکھتے ہوئے دعا کرے اور شکایت و رگڑ سے کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی۔ حدیث میں

ہے کہ نماز کے بعد حمد و ثنا اور درود و شریف پڑھے پھر دعا کرے۔ (خزان العرفان)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ۝ أُولَٰئِكَ لَهُمْ نُصِيبُ مِمَّا كَسَبُوا ۖ
وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ (پہ، ذکر، ۱، ۱۵۵، البقرہ)

ترجمہ: اور کوئی بول کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں
بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب
دوزخ سے بچا: ایسوں کو ان کی کمائی سے بھگت ہے۔ اور عسکر
جلد حساب کرنے والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ دعا کسب اعمال میں داخل ہے حدیث شریف میں ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہی دعا فرماتے تھے: "اللهم ربنا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ"

مسئلہ: ممکن دنیا کی بہتری جو طلب کرتا ہے وہ بھی امر حرام اور دین کی تائید و تقویت کیلئے
اسی لئے اس کی یہ دعا بھی امور دین سے ہے۔ (خزان العرفان)

وَمَا كَانَ قَوْلُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا
وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ (پہ، رکوع ۱۷، سورۃ الاعراف)

ترجمہ: اور وہ کچھ بھی نہ کہتے تھے سوائے ان کے کہ اسے ہمارے رب
بجلی دے ہمارے گناہ اور جرات دے ہم سے اپنے کام میں
اور ہمارے قدم جما دے، اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے
(کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے مسلم ہوا کہ طلب حاجت سے قبل قرب و استغفار آداب دعائیں سے
ہے۔ (افزائن العرفان)

قُلْ أَذْكُرُ الصَّلَاةَ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ قِيَمًا
وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا
الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا
مَّوْقُوتًا ۝

(پہ، رکوع ۱۲، سورۃ النساء)
ترجمہ: میری تم نماز پڑھ چکے تو اللہ کی یاد کرو، کھڑے اور بیٹھے
اور گھومتے ہو بیٹھے، پھر جب مطمئن ہو جاؤ، تو حسب سورت نماز قائم کرو۔
بیشک نماز مسلمانوں پر وقت بانہما ہوا فرض ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے نمازوں کے بعد نیز نفل کے کمر توجہ دینے پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔
جیسا کہ مشائخ کی عادت ہے اور احادیث میں سے ثابت ہے۔
مسئلہ: ذکر میں تسبیح و تہلیل تکبیر و تہنات اور دعائیں داخل ہیں۔ (افزائن العرفان)

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُضُّعًا ۚ إِنَّهُ لَا يُجِيبُ
الْمُعْتَكِبِينَ ۝ (پہ، رکوع ۱۷، سورۃ الاعراف)
ترجمہ: اپنے رب سے دعا کرو گڑبگڑاتے اور آہستہ و پیشک
مد سے بڑھنے والے سے نہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ عبادت میں انہما راضل ہے یا انہما بعض کہتے ہیں
کہ انہما راضل ہے کہ وہ ریل سے ہیبت دور ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ انہما راضل ہے اس لئے کہ
اس سے دوسروں کو رغبت پیدا ہوتی ہے تو مذی نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر ریا کا اندیشہ
رکھتا ہو تو اس کے لئے انہما راضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اور اندیشہ نہ ہو تو انہما راضل
ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ فرض عبادت میں انہما راضل ہے اور تکلف کا انہما کر کے دینا
ہی نفل ہے اور نفل عبادت میں خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ وغیرہ ان میں انہما راضل ہے۔
دعائیں حدیث سے پڑھنا کئی طرح ہوتا ہے اس میں ایک یہ بھی ہے کہ بہت بند آواز سے
پہنچنا وغیرہ (افزائن العرفان)

گناہ کے پاس گئے اور رک گئے۔ ایک تہا ہے وہاں مغفرت دینے کے وہ
 آپس خوب جانتا ہے۔ آپس میں سے پیدا کیا۔ اور جب تم اپنی ماؤں
 کے پیٹ میں مل گئے تو آپ اپنی ماؤں کو سخر نہ بناؤ۔ وہ خوب
 جانتا ہے جو بہترین گھر ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت میں رفا اور خود نمائی اور خود سرائی کی ممانعت فرمائی گئی لیکن اگر منت اہل کے
 اعتراف اور اطاعت و مبادات پر سترت اور اس کے واسطے شکر کے لئے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو
 جائز ہے۔ (فتاویٰ العزائم)

بَابُ الْخَطَرِ وَالْإِبَاحَةِ

آداب کے متعلق مسائل

وَإِذَا جُنِبْتُمْ إِلَىٰ صُفْحَةٍ فَلْيُكَلِّمُوا بِأَحْسَنِ مَا سَمِعْتُمْ وَأَوْزِدُوا
 إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۝

(آپ، رکعت ۱۸، ۵۵، النساء)

ترجمہ: اور تمہیں کوئی کسی صفحہ سے سلام کرنے کو تم اس سے بہتر
 لفظ جواب میں کہنا دینی کہو۔ بیشک اللہ ہم بہتر پر حساب لینے والا ہے
 (کنز الایمان)

مسئلہ: آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہوئے تو چوری کو سلام کرے۔ ہندوستان میں بڑی غلط کرم
 ہے کہ زین دشوہ کر سکتے گھرے تعلقات ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سلام سے محروم کرتے ہیں۔
 باوجودیکہ سلام میں کو کیا جاتا ہے اس کیلئے سلامتی کی دعا ہے۔

مسئلہ: تیز سواری والا کتر سواری والے کو، اور کتر سواری والا پیدل چلنے والے کو، اور پیدل

پہلے والے بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹے بیٹھے کو اور قہر سے زیادہ کر سلام کریں۔ (بخاری، ابن ماجہ)

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا
إِنَّمَا يُبَلِّغُونَ عَنكَ الْكِبْرَىٰ ۚ أَتَاكَ لَهَا كُنُوزٌ مِّنَ الْغَنَىٰ ۚ
لَهَا فِي ذَلِكُمْ نَصِيبٌ ۚ وَفَلَّ لَهَا قَوْلُكَ نَبِيًّا ۚ

(پہلے، رکوع ۳۔ ۱۲، بخاری)
ترجمہ: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ چارو اور اس باپ
کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگرچہ یہ سب سے اعلیٰ انسان ایک روزوں پر چھوٹے
کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہیں اور انہیں نہ چھوڑیں اور ان سے قہر
کی بات کہیں۔ (کنز الدیان)

مسئلہ: ماں باپ کو ان کا نام نہ کرنا پکارے یہ خلاف ادب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری
ہے لیکن وہ منافق زبوں جوان کا ذکر نام لے کر کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: ماں باپ سے اس طرح سلام کرے جیسے غلام و خادم اپنے آقا سے کرتا ہے۔
(بخاری، ابن ماجہ)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخْلُوا بَيْنَهُمَا فَيَرَوُا عَنَّا نَبِيًّا
حَتَّىٰ تَسْتَأْذِنُوا ۚ وَتَسْلِمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

(پہلے، رکوع ۱۰، ۱۱، النور)

ترجمہ: ایمان والو اپنے گھروں کے سوا درگاہوں میں نہ جاؤ۔
جب تک اجازت نہ ملے۔ اور ان کے سائیکل پر سلام نہ کرو
یہ تمہارے لئے بہتر ہے، کہ تم دھیان کرو۔ (کنز الدیان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ غیر کے گھر میں بے اجازت نہ داخل ہونا چاہیے اور
اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ چند آواز سے جہان اللہ کہے، اللہ اللہ اللہ کہے، یا کھڑکے
جس سے مکان والے کو معلوم ہو کہ کوئی آنا چاہتا ہے۔ یا یہ کہے کہ مجھے اندر آنے کی اجازت ہے
غیر کے گھر سے وہ گھر مراد ہے جس میں غیر سکونت رکھتا ہو خواہ وہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ: غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحب مکان سے ملاقات ہو جائے تو پہلے سلام کرے پھر
اجازت چاہے اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت چاہے اس طرح کہ (اللہ
علیکم کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؛ حدیث شریف میں ہے کہ سلام کو سلام پر مقدم کر دلاؤ
یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے اجازت چاہے، پھر سلام کرے۔) (مدارج، کنز الدیان)

مسئلہ: اگر دروازے کے سامنے کھڑا ہونے میں بے پردگی کا اندیشہ ہو تو دائیں بائیں نہ جاؤ
کھڑے ہو کر اجازت طلب کرے۔

مسئلہ: حدیث شریف میں ہے کہ اگر گھر میں ماں ہو تو جب میں اجازت طلب کرے۔
(مسند امام مالک، بخاری، ابن ماجہ)

فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ
يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ ارْجِعُوا فَأَرْجِعُوا هُوَ

أَرْكَأَ لَكُمْ دَوْلَهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلَيْهِمْ

(طہ، رکوع ۱۰، آیت ۱۰۰)

ترجمہ: پھر اگر ان میں (غیر کے مکان میں) کسی کو نہ پاؤ، جو ہمیں ہے
انہوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ۔ اور اگر تم سے کہا جائے کہ اسے چھو
تو اس پر۔ یہ تمہارے لئے بہت سستا ہے۔ اور تمہارے کاموں کو
جانتا ہے (کنز الایمان)

مسئلہ: کسی کا دروازہ کھٹکھٹانا اور شدید آواز سے چہرہ نما کرنا اور بزرگوں کے دروازے
پر ایسا کرنا اور ان کو زور سے پکارتا کرنا مکروہ و خلافِ ادب ہے۔

قُلْ لِّمُؤْمِنِيْنَ يَعْضُوا مِنْ أَيْدِيهِمْ وَكُلْفِهِمْ
فَرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَرْكَأَ لَكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ بِمَا
يَعْمَلُونَ

(طہ، رکوع ۱۰، آیت ۱۰۱)

ترجمہ: مسلمان مردوں کو کم دواہنی لگائیں کچھ بچی رکھیں، اسلامی
شریکاروں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے بہت سستا ہے، بیشک
اللہ ان کے کاموں کو خبر ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: مرد کا ہاتھ زینت سے لگنے کے لیے نیچے تک عورت ہے اس کا دیکھنا ہائوس اور حرام
لے فائدہ ۲۔ نہایت سستا ترجمہ سے ہے۔

اجنبیہ کے تمام بدن کا دیکھنا ممنوع ہے۔ ان لم یامن برأ الضہورۃ من منہا فاعلموا انظر الی
ما سوی الوجہ والکف والقدم ومن ثانی الزمان زمان النساء ولا یحل النظر الی
الحدق الا جنسیۃ مطلقاً من غیر ضروریۃ "مگر کمالات ضرورت قاضی دگر، اگر اس عورت سے
نکاح کی خواہش رکھنے والے کو چہرہ دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے ذریعے سے حال معلوم کرنا
تو تو نہ دیکھے اور طیب کو موضع مرض کا بقدر ضرورت دیکھنا جائز ہے۔

مسئلہ: خواہ عورت مرد کے لیے کون کون کی شہوت سے دیکھنا حرام ہے۔ (مارک داعمی)
(غزالی الزمان)

قُلْ لِّمُؤْمِنِيْنَ يَعْضُوا مِنْ أَيْدِيهِمْ وَكُلْفِهِمْ
فَرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَرْكَأَ لَكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ بِمَا
يَعْمَلُونَ

مرا دیں تھی نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی مذہب تو اسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (شفاعت شریف)
 قائل تھیں تو اس نے شرح شفاء شریف میں لکھا کہ انی مکان میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض
 کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہل اسلام کے گھروں میں رحمت اقدس جلوہ فرما رہی ہے۔ (خزانة العرفان)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا بُيُوتَ الَّذِينَ لَا آتٍ
 يُؤْتُونَ لَكُمْ إِلَى طَعَامِهِمْ غَيْرَ نَظِيرٍ إِنَّهُ وَلَكِنْ
 إِذَا دُعِيتُمْ فَأَدْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا
 مُسْتَأْذِنِينَ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّكُمْ كَانُوا يُؤْفَوْنَ النَّجَى
 فَيَسْتَعْنِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَعْنِي مِنَ الشَّيْءِ وَلَئِذَا
 سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسَأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ
 ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقَائِكُمْ وَفُلُوهُنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ
 أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ
 بَعْدِهِ أَبَآءُ أَرْوَاحِكُمْ كَانُوا عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا

(آل عمران، ۳۵، ۳۶، ۳۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو۔ جب تک ان
 نہ پاؤ۔ شفاعت کے لئے جاسے جاؤ۔ انہوں کو خود اس کے بچنے کی

راہ کو پاؤں جب ملائے جاؤ تو حاضر ہو۔ اور جب کہا چکو تو متفرق
 ہو جاؤ۔ نزول کر بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ۔ بیشک اس میں نبی کو ایذا پہنچتی
 تھی تو وہ کہاں لگاؤ فرماتے تھے اور شرفی فرماتے ہیں نہیں شرماتا۔
 جب تم ان سے برستے کی کوئی چیز نہ گھو۔ تو پردے کے باہر سے
 مانگو۔ اس میں نزوہہ مستحقان سے تمہارے دونوں اور ان کے
 دونوں کی اور جن میں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دے اور نہ یہ
 کہ ان کے بعد بھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو۔ بیشک یہ اللہ
 کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ گھر مرد کا ہوتا ہے۔ اسی لئے اس سے اجازت حاصل کرنا
 مناسب ہے۔ شوہر کے گھر کو عورت کا گھر بھی کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے کردہ میں سکونت کا حق
 رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے آیت قَدْ كُنْ مَائِتِلَ فِي بُيُوتِكُنَّ میں گھروں کی نسبت محمد رسول اللہ کی
 طرف کی گئی ہے۔

رسول اللہ شہدائے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانات جن میں حضور کے ازدواج مطہرات کی
 سکونت تھی اور حضور کے پردہ فرماتے کے بعد بھی وہ اپنی حیات تک اسی میں رہیں وہ حضور کی
 ملک تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہرہ فرمائے تھے بلکہ سکونت کی اجازت دی تھی۔
 اسی لئے ازدواج مطہرات کی وفات کے بعد ان کے وارثوں کو نہ ملے بلکہ مسجد شریف میں داخل
 کر دیے گئے جو حقیقت ہے۔ اور میں کا قیام تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔ (خزانة العرفان)

فضائل کے مسائل

تَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا
حَسَنًا، وَكَلَّمَهَا وَكَرَّمَهَا، فَكُنَّا دَخَلْنَا عَلَيْهَا زَكْرِيَّا
الْبَحْرَابِ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا، قَالَ لِمَرْيَمُ أَمْ
لَكَ هَذَا، قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُزِدُنِي
مِنْ نِشَاءٍ يُغْنِيهِ حِسَابٌ ۝ (پ، رکوع ۱۲، ص ۱۱۱ آل عمران)
ترجمہ: تو اسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اسے اچھا
برداں پر علیاد اور اسے ذکر کیا کی بجائے فی میں دیا جب زکریا اس کے

پاس اس کی نادر چھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا
اسے اے اے میرے پاس کہاں سے آیا ہو میں وہ اللہ کے پاس سے
ہے۔ بیشک اللہ جیسے چاہے بے گنت دے۔ (کنز العمال)

مسئلہ: یہ کثرت کرامات اولیاء کے ثبوت کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر
خوارق ظاہر فرماتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے جب یہ دیکھا تو فرمایا جو ذات پاک مریم کو
بے نسل اور بے موسم بے وقت اور بغیر سبب کے سبب عطا فرمانے پر قادر ہے تو وہ
بیشک اس پر قادر ہے کہ میری بالندہ بی بی کو نیک تہ رزق دے اور مجھے اس بڑھاپے
کی غمیں امید منقطع ہو جانے کے بعد فرزند عطا کرے۔ ایسی خیال آپ نے دعا کی۔
(فضائل المولانا)

إِلَّا تَضَرُّوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذَا أَخْرَجَهُ الَّذِينَ
كُفَرُوا ثَانِي الثَّنِينَ إِذْ هُمَا فِي الْعَارِ إِذْ يَقُولُ
لِمَصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ
سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَ
جَعَلَ خَلْقَتَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا الشُّغْلَى، وَكَلِمَةُ
اللَّهُ هِيَ الْعُلْيَا، وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

(پہلے رکوع ۱۲، ص ۱۱۱ آل عمران)

أَعْلَمَهُمْ قَسِيحًا ۝ (پہلے، رکوع ۱۵، صلا کہتے)
ترجمہ: اور اس طرح ہم نے ان کی اطلاع کردی کہ لوگ جانیں کہ اس کا
کا وہ پہلا ہے اور قیامت میں کچھ شے نہیں جب وہ لوگ ان کے مسائل
میں باہم جھگڑنے لگے، تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ۔ ان
کا رب انہیں خوب جانتا ہے۔ وہ بولے جو اس کام میں غائب ہے اسے
قسم ہے کہ ہم قرآن پر سجدہ نہیں بنائیں گے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے یہ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اس لئے اہل
اللہ کے مزارات پر لوگ حملہ برکت کے لئے جا رہے ہیں اور اسی کی قبروں کی زبردست سنت
اور محبوب ثواب ہے۔ (خزان العرفان) (یہ مضمون اصحاب کہن کے مسدس میں ہے)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ اللَّهُ
الرَّحْمَنُ وُدًّا ۝ (پہلے، رکوع ۹، ص ۱۵۱، مکر)
ترجمہ: بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے، غریب اللہ کے
لئے دشمن ہوتے ہوئے گا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مومنین و صالحین اور اولیائے کاملین کی مقبرہ کی حالت

ان کی محبت کی دلیل ہے جیسے کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت سلطان نظام الدین
دہلوی اور حضرت سلطان مرسیا شرف جاگیر سمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر حضرات اولیائے
کاملین کی عام مقبولیت ان کی محبت کی دلیل ہیں۔ (خزان العرفان)

وَلَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا
أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالسُّكَّانِ وَالْمُجْرِمِينَ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَلْيُحْسِنُوا وَاللَّهُ يُغْفِرُ ۝ (پہلے، رکوع ۹، ص ۱۵۱، مکر)
ترجمہ: اور تم میں سے اعلیٰ درجہ والے اور غنی لوگ ان کے لئے
قرابت والوں اور مسکینوں اور املاک کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے
کی اور اچھے بیچنے کی سعادت کریں۔ اور درگزر کریں۔ کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے
کہ اللہ تمہاری بخشش کو پسند کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی اس سے آپ
کی علویت شان اور مرتبت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولی الفضل فرمایا (خزان العرفان)
(اس مسئلہ کو بھیجئے کیے تفسیر دیجیے)

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا

قَرَّةَ اَعْيُنٍ وَ اجْلَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ اَمَامًا ۝

(پہلے، رکوع ۳، صفحہ ۱۷۶)

ترجمہ: اور وہ جو عزم کرتے ہیں اسے ہمارے رب میں دے ہماری
بی بیوں اور ہماری اولاد سے انہوں کی مانند رکھیں اور ہمیں ہمیں ہرگز
کا پیشوا بنا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں دلیل ہے کہ آدمی کا حق صیغہ اور پشوا
کی نفرت و طلب چاہئے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مامیوں سے ان کے امانت و
فرمانے اس کے بعد ان کی جزا و جزا فرمائی ہے۔ (کنز الایمان)

وَ اِذْ قَالَتْ طَافَتْ مِنْهُمُ نِسَاءَهُنَّ يَتَّخِذْنَ
مَقَامَ لَكُمْ فَانْجِعُوهُنَّ وَيَتَّخِذْنَ
النِّسَاءُ يَقُولُونَ اِنْ نَبِيِّنَا عَوْدَةً وَمَا هِيَ بِعَوْدَةٍ
اِنْ نَبِيِّنَا وَنَا اِلَّا فِرَارًا ۝

(پہلے، رکوع ۱۸، صفحہ ۱۷۶)

ترجمہ: اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا اے میرے والدین
تمہارے گھر کی طرف نہیں۔ تم گھر کو واپس چلو۔ اور ان میں سے
ایک گروہ نبی سے لڑنے والی تھی۔ یہ کہہ کر ہمارے گھر سے خلافت

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ الَّذِیْ
اَخْرَجَكُمْ مِنْ اَرْضِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

مسئلہ: مسلمانوں کو شرب و کھانا چاہئے۔ حدیث شریف میں درجہ طیبہ کو شرب کئے کی کثرت
ممانعت آئی ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار تھا کہ یہ کو شرب کیا جائے کیوں
شرب کئے کی کثرت نہیں ہے۔ (کنز الایمان)

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا ۝

(پہلے، رکوع ۳، صفحہ ۱۷۷)

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب
تسلیم والے نبی پر اسے ایمان والوں پر درود اور خوب سلام بھیجو۔
(کنز الایمان)

مسئلہ: درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر تو ارشاد ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے آل کے
ذکر کے بغیر قبول نہیں۔

درود شریف: اللہ تعالیٰ کی طرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک ہے۔ علماء نے اللہ
صلی علی محمد کے سنی بیان کئے ہیں کہ اگر رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت عطا فرمادیں
ان کو دین بند کر کے اور ان کی رحمت غالب فرما کر اور ان کی شریعت کو بقا عطا کر کے اور آخرت
میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کر کے اور اولین و آخرین پر ان کی فضیلت

کا انہما فرما کر اور انہما کر سلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ملائکہ اور تمام پران کی شان بلند کر کے۔
مسئلہ: درود شریف کی بہت فضیلتیں ہیں اور برکتیں ہیں حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب درود بھیجئے والا مجھ پر درود بھیجا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے تیرے تیری کی حدیث میں ہے کہ نبی ص ہے وہ شخص جس کے لئے برا ذکر ہو اور وہ درود بھیجے۔ (بخاری العرفان)

ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكَ عِبَادَ ٱلْكَذِبِ ۖ أَمْثَلُواْ عَمَلَهُۥا
 الصَّالِحِينَ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِۤ اَجْرًا ۖ اَلَا اَلْمَوْدَّةُ فِى
 الْفُرْقَانِ ۚ وَمَنْ يَتَّبِعْ حَسَنَةً نِّزَلْنَا لَهُ مِنْهَا خَيْرًا ۚ
 اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(آیت، رکوع ۴، آیت ۱۰، الفطری)
 ترجمہ: یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دینا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو
 ایمان لائے۔ اور اسے کہ تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت
 نہیں، لہذا تم اگر قرأت کی محبت اور جو نیک کام کہے، ہم اس کے
 لئے اس میں اور خیر ہی بڑھائیں، بیشک اللہ بخشنے والا اور تد
 فرماتے والا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سے کون کون ملا ہیں اس کی کئی قول ہیں

ایک تو یہ کہ اور اس سے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حسین و زین العابدین رضی اللہ عنہم ہیں۔ ایک قول یہ ہے
 کہ آل علی آل عقیل اور آل جعفر اور آل عباس مراد ہیں (رضی اللہ عنہم) اور ایک قول یہ ہے کہ حضور کے
 وہ اقارب مراد ہیں پر صدقہ حرام ہے اور وہ حضرات نبی اکرم و نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حضور کی ازواج مطہرات
 حضور کی اہلیت میں داخل ہیں۔
مسئلہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کے اقارب کی محبت دین کے
 فرائض میں سے ہیں۔ (جمل دھان و غیرہ خزائن العرفان)

قُلْ لِلّٰهِ عَاقِبَتُهَا ۚ وَمَنۢ يُزَكِّهِمْ سَأَزِيدْهُمْ مِّنۡ فَضْلِهِۦ ۚ
 قُلْ هُوَ اَوَّلٰی یٰۤاَیُّسَ سَدِّدُهَا لِقَآءِ یُّوْمِهِمْ اَوْ یُسَلِّمُوْنَ
 ۚ فَاَنۡ تُطِيعُوْا یُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَ اَنۡ
 تَتَّكِبُوْا کُنَّا تَوَّابِیْنَ ۚ وَمَنۡ قَبِلَ یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا
 اَلِیْمًا ۙ (آیت، رکوع ۱۰، الفطری)

ترجمہ: ان کو جسے رو گئے انہوں سے ملاؤ و مغفرت ہم ایک سخت لڑائی
 والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے۔ کہان سے ملو۔ تو وہ مسلمان ہو جائیں
 پھر اگر تم زبان بانٹو گے اللہ نہیں اچھا کرے دے گا۔ اور اگر تم
 گے جسے پہلے پہر گئے۔ تو ہمیں دردناک عذاب دے گا۔

(کنز الایمان)

مسئلہ: یہ آیت شریفین علیہ السلام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کے صحت خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر محبت کا اعلان کی خاطریت پر مبنی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ (خزائن الغرر)۔ (اس مسئلہ کو سمجھنے کیلئے تفسیر دیکھئے)



مال غنیمت کے متعلق مسئل

وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ ۖ فَإِنْ كَانَ لِلَّهِ خُمُسُهُ
وَلِلرَّسُولِ وَلِإِخْوَتِكُمُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ
وَأَبْنَاءِ السَّبِيلِ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّكُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ وَمَا
أَنْزَلَ لَنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْعُشْرِ ۖ إِنْ يَوْمَ النَّحْلِ ۖ لَبِغْتُمْ
وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ترجمہ: اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت ہو تو اس کا پانچواں حصہ خاص
اللہ اور رسول اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسکینوں
کا ہے۔ اگر تم ایمان لائے ہو۔ اللہ پر اور اس پر جو پہلے اپنے
بندوں پر فیصلہ کے دن آراہ جس دن دونوں قومیں ملی تھیں۔
اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (کنز الدقائق)

مسئلہ: مال غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے اس میں سے چار حصے غنیمت کے ہیں۔

مسئلہ: غنیمت کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہوگا ان میں سے پانچواں حصہ (جو کل مال کا
پچیسواں حصہ ہوگا) وہ رسول اللہ کے لئے ہے اور ایک حصہ آپ کے قرابت والوں کے لئے ہے

اور تین حصے تینوں اور سکینوں اور سافروں کے لئے ہیں
مسئلہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور ادرکؑ کا ال خرابیت کے حصے بھی تینوں
 سکینوں اور سافروں کو ملیں گے اور یہ پانچواں حصہ انیس مائیں پر تقسیم ہوا ہے۔ یہی قول ہے امام
 ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

مردار جانوروں کے احکام

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْنَا كُلَّ الْمَيْتَةِ وَالْذَّمِّ وَلَقَدْ لَعَنُوا لَعْنَةً
 اَهْلُ بَابٍ لَعَنُوا اللَّهَ وَكُنْتُمْ اَصْطَفَىٰ كَثِيرًا يَا أَيُّهَا
 قُلُوبُ اِنْتَبِهُوا عَلَيْنَا مَا لَكُمْ اَللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

اے، مکمل، اللہ، اللہ

ترجمہ: اس نے ہم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور
 وہ جانور جو غرضاً نام لے کر ذبح کیا گیا، تو جو نام لے کر ذبح کیا گیا اسے کھانے اور نہ
 پینے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے کہ اس میں کچھ شے نہ ہو۔ (اللہ باری بے شک بخیر)

- مسئلہ:** مردار جانوروں کا کھانا حرام ہے۔ جیسا کہ پکا ہوا مردار میں لانا اور اس کے بال،
 میگو، ٹوٹی ہوئی، کھانے سے فائدہ اٹھانا حرام ہے۔
مسئلہ: خون ہر جانور کا حرام ہے۔ اگرچہ کچھ والا ہو، دوسری آیت میں فرمایا اودنہ مستحق
مسئلہ: خنزیر میں ایمین ہے۔ اس کا گوشت و پوست بال ناپاک و غیرہ تمام اجزاء میں حرام
 ہیں۔ کسی کو کام میں لانا جائز نہیں۔
مسئلہ: جس جانور پر وقت ذبح ہو جس کا نام لیا جائے خواہ تنہا یا خدا کے نام کے ساتھ
 غیر خدا کا نام بغیر حلف کا یا کر سکرو ہے۔
مسئلہ: اگر ذبح فقط اللہ کے نام پر کیا اور اس سے قبل یا بعد غیر کا نام لیا جائے۔ مستحکم

کہا کہ حقیقت کا کبراء و کبر کا دنیا جس کی طرف سے دیکھو ہے اسی کا نام لیا جان ادا لیا کے کلام کے لئے ایصال ثواب منظور ہے ان کا نام لیا تو یہ جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں۔ (فرائض القرآن)

جوئے کی حرمت کے مسئل

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْمِرِ قُلْ فِيهِمَا آثَرُ
كَيِّدٍ وَكَافِرٍ لِّلنَّاسِ وَآثَرُهَا كَثِيرٌ مِّنْ
نَّفْعِهِمَا إِنَّكَ لَا تَتَذَكَّرُ لَهَا قُلْ إِنَّمَا
كَذَّبْتُ عَنْهَا إِنَّمَا كَفَّ لِي الْآيَاتُ لَعَلِّي
تَتَّقُونَ ۝ (پ، رکوع ۱۲، ص ۱۱۱)

ترجمہ: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں۔ تم فرادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے بہت دینی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفس سے بڑا ہے۔ تم سے پوچھتے ہیں کیا نفع کریں۔ تم فرادو جو فاضل نیچے، اسی طرح اشارہ تم سے آیتیں یہ ان فرما ہے کہ اگر تم دنیا و آخرت کے کام سوچ کر کرو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: شطرنج اور ناش و غیرہ بازی کے کھیل اور چن پر بازی لگائی جاتی ہے سب جوئے میں داخل ہیں اور حرام ہیں۔ (فرائض القرآن)

قسم کا کفارہ

وَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ عُزُورَةً لِّاِيْمَانِكُمْ اَنْ تَكْفُرُوْا
وَتَتَّقُوْا اَوْ تَصَلُّوْا يَبِيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ مُخِیْمٌ عَلَیْهِمْ
ترجمہ: اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ کہ اسان اور یہ ہیں گاری اور لوگوں میں صبح کرنے کی قسم کرو اور اللہ سخت سنا جانے ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھائے تو اس کو چاہیے کہ قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ نیکی کا کام کرے اور شر کا کفارہ دے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی کے امر پر قسم کھائی اور اس قسم کو ادا نہ کیا اور بہتری اس کے خلاف میں ہے تو چاہیے کہ اس امر پر غور کرے اور شر کا کفارہ دے۔

مسئلہ: بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ اس آیت سے بکشر کی قسم کھانے کی ممانعت ثابت ہوئی ہے۔

مسئلہ: قسم تین طرح کی ہوتی ہے قسم لغو، غموش، مستفادہ، لغو ہے کسی گدے سے ہونے امر پر اپنے خیال میں بھی جان کر قسم کھائے اور درحقیقت وہ اس کے خلاف ہو یہ ممانعت ہے اور اس پر کفارہ نہیں غموش، یہ کہ کسی گدے سے ہونے امر پر قسم جوئی قسم کھائے اس میں گنہگار ہوگا مستفادہ یہ ہے کہ کسی آئینہ امر پر قسم کھائے اور قسم کھائے اس قسم کو اگر توڑے تو گنہگار بھی ہے اور کفارہ بھی لازم۔ (فرائض القرآن)

فصل نمازوں سے متعلق احکام!

وَلَا إِذَا سَأَلْتَهُمْ فِي الدَّرَجِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ أَنْ
تُقِيمُوا الصَّلَاةَ ۚ وَكَانُوا عَادِلِينَ
فِي بَيْنِهِمْ ۖ

(پ، رکوع ۳، ص ۱۱، الشارح)

ترجمہ: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر
سے پڑھو۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ اگر تمہیں ایسا ہی لگے، بیشک تمہارے
نہاے کلمے نہیں ہیں۔ (کنز العمال)

مسئلہ: خوف نماز قصر کے لئے شرط نہیں، حدیث میں بن امیہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے کہا کہ تم قرا میں ہیں پھر یہ کہ تمہاری نماز اگر اس کا مجھے بھی تہب ہوا تھا تو میں نے سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سے دریافت کیا، حضرت نے فرمایا کہ تمہارے لئے یہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ
قبول کرو گے اس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہو گا کہ سفر میں چار رکعت والی نماز کو پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ
جو چیزیں قابل تنبیہ نہیں ان کا صدقہ اسقاطِ مصلحت ہے۔ روکا احتمال نہیں رکھنا آیت کے نزول کے
وقت سفر زادیش سے خالی نہ ہوتے تھے اس لئے آج بھی اس کا ذکر بیان حال ہے شرط قصر نہیں
حضرت عبداللہ بن عمر کی قرأت بھی اس کی دلیل ہے، ہمیں ان یقینات پر بغیر ختم کئے گئے ہیں
صحابہ کا بھی یہی عمل تھا کہ ان کے سفروں میں بھی قصر فرماتے تھے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت
ہو گیا ہے۔ اور احادیث سے بھی ثابت ہو گیا ہے۔ اس لئے یہی چار رکعتی نماز ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے صدقہ
کا رد لازم آتا ہے۔ لہذا قصر ضروری ہے۔

مسئلہ: (حدیث سفر) جس سفر میں قصر کیا جائے اس کی اولیٰ مدت تین رات تین دن کی
مسافت ہے جو اونٹ یا بیدل کی مسافت سے متوسطاً سمجھ کر لے کر مانی ہو اور اس کی مقدار
بھی فضی اور دن یا پانچ دنوں میں مختلف ہو جاتی ہے۔ جو مسافت متوسطاً روز سے چلنے والی تین روز
میں طے کرتے ہیں اس کے سفر میں قصر ہو گا۔

مسئلہ: مسافر کی ہمدی اور دینی کا اعتبار نہیں، خواہ وہ تین روز کی مسافت میں گھڑ میں
طے کرے جب تک کہ سفر ہو گا، ایک روز کی مسافت میں تین روز میں طے کرے تو سفر ہو گا، عرض
اعتبار مسافت کا ہے۔ (غزالی العزاق)

والا، اور بخشنے والا ہے۔ (سورہ ابراہیم)

مسئلہ : یہ حکم مریضوں، مسافروں اور جنابت و عذر والوں کو شامل ہے جو پانی نہ پائیں یا اس کے استعمال سے عاجز ہوں۔ (ہمارک)

مسئلہ : پانی کے ساتھ طہارت اہل ہے اور تیرپ پانی سے وہ ہونے کی حالت میں اس کا پورا پورا فائدہ حاصل ہوتا ہے جس طرح حدیث پانی سے نازل ہو جاتا ہے اسی طرح تیمم سے بھی کہ ایک تیمم سے بہت سے فرائض و فرائض پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ : تیمم کرنے والے کے پیچھے غسل اور وضو کرنا اس کی اقتداء صحیح ہے۔ (مختران القرآن)

وَلَوْ كُنَّا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلُوبًا مَّا نَكُونُ لَنَا أَنْ نَقْتُلَكُمْ
بِهَذَا أَوْ نَجْعَلَ لَكُمْ هَذَا بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝

(پیش رو کو دیکھا، اللہ)
ترجمہ :- اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہ ہم نے تم کو قتل کر دیا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں، الہی ہاں ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے۔

سورہ ابراہیم

مسئلہ : ممکن ہی نہیں کہ کسی نبی کی بی بی برکات ہو سکے اگرچہ اس کا جتنا بڑا کلمہ ہو سکتا ہے
میں کہ انبیاء کفار کی موت بہت جلد ہوتی ہے۔ تو ضروری ہے کہ جو چیز کفار کے نزدیک بھی قابل
نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری ان کے نزدیک قابل نفرت ہے
(مختران القرآن)

قسم

وَلَا يَأْتِلْ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا
أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَلْيُغْفَرُوا لِيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ
لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

(پیش رو کو دیکھا، اللہ)
ترجمہ :- اور تم نہ کہائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گناہگار

والے ہیں قربت والوں اور سکینوں اور اسٹدی راہ میں ہجرت کرنے والے کو دینے کی اور چاہے کہ سماعت کریں اور اگر گونگنیا کیا تو اس سے دوست نہیں رکھتے کہ اسٹڈی ہائی فیشش کرے۔ اور اسٹڈی بخشنے والا ہر انسان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے یا پھر معلوم ہو کہ اس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہیے کہ اس کام کو کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔ (خزانة العرفان)

بہندہ سے تعلقات

لَقَدْ أَصَلَّيْكَ عَيْنَ الذَّاكِرِ بَعْدَ إِذَا جَاءَ فِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ
لِلْإِنْسَانِ خَدًّا وَاكِرًا (پہلے رکوع ۱۰، سورۃ الفرقان)
ترجمہ۔ جبکہ اس نے مجھے ہیکہ دیا میرے پاس آن نصیحت
سے اور شیطان آدمی کو پہلے مدد چھوڑ دیتا ہے اکثر اللہ تعالیٰ

مسئلہ: بے دین اور بد فریب کی دوستی اور اس کے ساتھ صحبت و اختلاط اور الفت و احترام

منسوخ و حرام ہے۔ (نوائس العرفان)
 مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوخ کیا ہے اس سے پہلے وہ حلال تھا۔ (نوائس العرفان)

مومن کو حق پر سمجھنا

قَالُوا اَنْتُمْ مِينُ كَلْبٍ وَاصْبَحْنَا الْاَزْدَكُونِ
ترجمہ: بولے کیا تم پر ایمان ہے کہ میں اور تمہارے ساتھ کچھ نہیں ہے
(الحج رکوع ۱۰، ص ۱۱، طلاء، الشعراء)

مسئلہ : مومن کو روزی کی کہنا جائز نہیں۔ خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار کیوں نہ ہو یا وہ کسی نسب کا ہو۔ (مدارک، خزائن القرآن)

عمل کو باطل کرنا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

ترجمہ: اسے ایمان دلو بہت گناہوں سے بچو، بیشک کوئی گناہ گناہ جو چاہتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے۔ تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو یہے شک اللہ غیبت تو بہت بول کرنے والا مہرمان ہے۔ (کنز العمال)

مسئلہ: مومن صلح کے ساتھ بدگمانی منزع ہے۔ اسی طرح اس کا کوئی کام سبک فاسد معنی مراد لینا یا وجود بیکہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق جو یہ بھی گمان بد میں داخل ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گمان کو طرح کا ہے ایک یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے یہ اگر مسلمان پر بدی کے ساتھ ہے تو گناہ ہے دوسرے کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر اس سے بھی دل خالی کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: گمان کی کئی قسمیں ہیں ایک واجب ہے وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا۔ ایک مستحب وہ مومن صلح کے ساتھ نیک گمان اور ایک منوع وہ اللہ و رسول کے ساتھ برا گمان کرنا اور مومن کے ساتھ برا گمان کرنا ایک ناجائز و فاسق مومن کے ساتھ ایسا گمان کرنا یا خیال اس سے ظاہر ہوں۔

مسئلہ: غیبت بقیان کیا نہیں ہے ہے غیبت کرنے والے کو قہہ لازم ہے۔ حدیث میں آئی ہے کہ غیبت کا آغاز یہ ہے جس کی غیبت کی ہے اس کے لئے دعا ہے مغفرت کرے۔

مسئلہ: فاسق مومن کے عیب کا بیان غیبت نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کے عیب بیان کر دے گا گنگ اس سے نہیں۔

مسئلہ: حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین شعبوں کی حرمت نہیں ایک صاحب ہوا۔ (بدنہب) دوسرا فاسق مومن۔ تیسرا بادشاہ نظام یعنی ان کے محبوب بیان کرنا غیبت نہیں۔

بدعت کی بدعت مذمت

ثُمَّ تَقْبَلُنَا عَلٰۤی اٰثَارِهِمْ يَوْمَئِذٍ نَّحْنُ الْاٰتِيْنَ ۚ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الْاٰتِيْنَ اَتْبَعُوْهُ رَافِقًا وَّسِيْعًا ۚ وَهَبْنَا يَوْمَئِذٍ ذٰلِكَ لِمَنْ نَّهْوٰهُمَا مَا كُنْتَ تَهْتِكُ بِهٖمَا ۚ اِلَّا اِنْتَبَهَا رَهْطُوْنَ ۚ اَللّٰهُ فَعَا رَهْطُوْهُمَا حَقًّا رَّحْمٰتِنَا ۚ الْاٰتِيْنَ اٰمَنُوْا وَنَهْنُمُ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَتَبْنَا لَهُمْ فِیْ هٰذَا

ترجمہ: پھر تم نے ان کے پیچھے اسی راہ چاہنے اور رسول پیچھے ان کے پیچھے عیسائی ابن مریم کو بھیجا۔ اور اسے قبول ملاحظہ فرمائی۔ اور اس کے پیروں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی۔ اور رہا بہت بنا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی۔ ہم نے ان پر مقررہ

کی تھی ایں بدعت انہوں نے اشرک کرنا چاہئے کہ پیہ لاک پھر ہے
نہ نام عید کا اسے نہ اپنے کا حق تھا۔ قرآن کے ایمان والوں کو کہنے
ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں پیہ سے ناسحق ہیں۔ (کنز العمال)

مسئلہ: اسی آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکلنا اگر وہ بات نیک
ہو اور اس سے رضائے الہی مقصود ہو تو پیہ ہے اس پر ثواب ملتا ہے اور اس کو جاری رکھنا
چاہئے۔ ایسی بدعت کو بدعت حسنہ کہتے ہیں۔ البتہ دین میں بری بات نکلنا بدعت سیئہ کہلاتا ہے
اور وہ منوع اور ناجائز ہے۔ بدعت سیئہ حدیث شریف میں وہ بتائی گئی ہے کہ جو خلاف
سنت ہو اس کے نکلنے سے کوئی سنت اٹھ جائے اس سے بزرگ مسائل کا فیصلہ ہو جائے
ہے جن میں کمال لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اپنی ہوائے نفسانی سے لیے امور شر کو بدعت
بتا کر منع کرتے ہیں جن سے دین کی تقویت و تائید ہوتی ہے اور مسلمانوں کو افروزی و فائز ہو جاتے
ہیں اور وہ طاعات و عبادات ہیں۔ ذوقِ شوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں ایسے امور کو بدعت
بتانا قرآن مجید کی اس آیت کے صریح خلاف ہے۔ (خزان العرفان)

نسخ سے متعلق مسائل

مَا نُنْفِذُ مِنْ شَيْءٍ اَوْ نُنْهِي عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بِمَا وَضَّيْنَا فِي الْكِتَابِ

اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(پہ لکھ ۱۳، ۱۴، البقرہ)

ترجمہ: جب کوئی آیت ہم منسوخ نہ فرمائی یا بھلا دی تو اس سے بہتر
یا اس جیسی نہ آئی ہو گی۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے
(کنز العمال)

مسئلہ: جہل میں ایک آیت دوسری آیت سے منسوخ ہوتی ہے اسی طرح حدیث متواتر سے بھی
مسئلہ: نسخ بھی صرف تلاوت کا ہوتا ہے اور بھی حکم کا۔ اور بھی تلاوت و حکم دونوں کا۔
(خزان العرفان)

حسد

وَدَّ كَيْفَ يُوْثِقَ اَهْلَ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُوْنَ نَكَرًا مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ
لَقَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا خُسْرًا اَمِنْ عِنْدَ اَنْفُسِهِمْ يَوْمَ يَبْعَثُ مَا
تَدْبِيْرُ لَكُمْ الْحَقُّ ۚ فَاعْتَصِمُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهَ
بِاَمْرٍ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(پہ لکھ ۱۳، ۱۴، البقرہ)

ترجمہ: بدعت کا جوں نے چاہا کاش نہیں ایمان کے بعد کفر
کی طرف پھیر دی۔ اپنے دلوں کی مجلس سے بدعت کے کفر حق ان

ظاہر ہو چکا ہے۔ تو تم چھوڑو، اور درگزر کرو ہاں تک کہ انشر اپنا حکم لائے۔ بیشک انشر ہر چیز پر قابو ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: حد سے بچو یہ نیکوں کو اس طرح کہا جاتا ہے جیسے گل خشک کو لکڑی کو۔

مسئلہ: حد حرام ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت یا اُردو جاہت سے گمراہی دینے والی چیز ہے تو اس کے فقر سے محفوظ رہنے کے لئے اس کے زوال رفت کی تمام حدیں دہل جائیں اور حرام بھی نہیں۔ (خزائن الغرکان)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَكُنْ فَرَقٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاِنْ يَكُفُرُوْا بِمَا كُنْتُمْ عَلٰى مِّنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلٰمٌ لَّهُمْ اَعْيٰنٌ اَنْ يَّكُوْلَ اللّٰهُ مِنْ قَضٰىيْهِمْ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَاۤءُوْا بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۚ وَلِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝۱۰ (پہلے رکوع، ۱۰، صفحہ ۱۵۷، البقرہ)

ترجمہ: کس پر سے مومنوں انہوں نے اپنی مومنوں کو فریاد کیا کہ انشر کے اُتارے سے سکر ہوں، اس کا ہمیں سے کُتارنا ہے فضل سے اپنے اُتارے جس بندے پر چاہے وہی اُتارے، تو غضب پر غضب ہے سزاوارد ہونے اور کا فوول کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ حد حرام اور مردہوں کا باعث ہے۔ (خزائن الغرکان)

مسئلہ: حد حرام اور مردہوں کا باعث ہوتا ہے۔ (خزائن الغرکان)

حق چھپانا

وَإِنْ فَرِيقًا فَنَہْمُ لَیْسَ لَهُنَّ الْحَقُّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝

(پہلے رکوع، ۱۰، صفحہ ۱۵۷، البقرہ)

ترجمہ: اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔

(کنز الایمان)

مسئلہ: حق کا چھپانا مصیبت و گناہ ہے۔ (خزائن الغرکان)

رسن کا ثبوت

وَإِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا کِتٰبَیْنَا فَرِسَہٗنْ
فَقُلُوْا صَلٰۃٌ ۚ فَإِنْ اٰوَمَنْتُمْ بِغَضَبٍ فَاٰوَمُوْا الَّذِیْ

اُولَئِكَ اَمَّا نَسَتْ وَلَيُعَذِّبُ اللَّهُ رُكْبَةً، وَلَا تَكْفُرُوا
الْطَّهَّادَةَ، وَمَنْ كَفَرَ بِنَا فَإِنَّهُ اَنَّهُمْ كَلْبُهُ وَاللَّهُ
يَا تَعْلَمُونَ عَلَيْهِمْ

(اچے رکوع ۱۷، ۲۵۷، البقرہ)
ترجمہ: اور سفر میں اگر تم کھنے والا نہ پاؤ تو گرد پر قبضہ میں دیا ہوا
اگر تم میں ایک دو سرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے اس کے بھائی
اپنی امانت ادا کر دے، اور ان سے ڈسے جس کا رہے۔
اور اگر اسی نہ چپاؤ، اور جو گراہی چپا ہے کہ قاتل سے اس کا دل
گھٹے رہے، اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ (کنز العمال)

مسئلہ: حالت سفر میں رہن آیت سے ثابت ہوا اور غیر سفر کی حالت میں حدیث سے
ثابت ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں اپنی زہد مہاکہ یہودی کے پیش
گرد کو کریمین ضاع جوئے۔

مسئلہ: اس آیت سے بہن کا جواز اور قبضہ کا شرط ہونا ثابت ہوتا ہے۔ خزان المیزان

اتحاد

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ

مَا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَأُولَئِكَ كَانَتْ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

(ب، رکوع ۱۵، آل عمران)
ترجمہ: اور ان جیسے نہ ہونا جہاں پس میں پھٹ گئے، اور ان
میں پھوٹ پڑ گئی، بعد اس کے کہ روشن نشانیاں انہیں پہنچ گئیں
اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (کنز العمال)

مسئلہ: اس آیت میں مسلمانوں کو آپسی اتفاق و اتحاد اور اجتماع کا حکم دیا گیا ہے۔
اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ احادیث میں بھی اس
کی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور جماعت مسلمین سے جدا ہونے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔
جو فرقہ پیدا ہوتا ہے اس حکم کی مخالفت کر کے ہی پیدا ہوتا ہے اور جماعت مسلمین میں تفرقہ
اندازی کے جرم کا مرتب ہوتا ہے اور حسب ارشاد حدیث وہ شیطان کا شکار ہے۔

(اعادۃ اللہ تعالیٰ منہ - خزان المیزان)

مغفرت

وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا
وَأَمْسُوا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

دب، رکو ۸، ۱۳۳، الاحرف

ترجمہ: اور جنہوں نے برائیاں کیں، اور ان کے بعد توبہ کی، اور ان کے لئے
لائے، تو اس کے بعد توبہ مار بکشتے والا ہوتا ہے۔ (کنز العمال)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ خواہ صغیرہوں یا کبیرہ جب بندہ ان سے توبہ کر لیا
تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ان سب کو معاف فرماتا ہے۔ (خزان الخزان)

جزیہ کا حکم

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ
دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا
الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ

(پنہ، رکو ۱۰، ۱۳۳، انبوت)

ترجمہ: لڑو ان سے جو ایمان نہیں لائے اللہ پر اور دنیا سے
پھر۔ اور حرام نہیں ماننے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور

اور اس کے رسول نے اور یہ کہ ان کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو
کتاب دینے گئے، جب تک اپنے ہاتھ سے جزیرہ نہیں لے لیں
(کنز العمال)

- مسئلہ: جزیرہ نقد دیا جاتا ہے، اور ہا نہیں۔
مسئلہ: جزیرہ دینے والے کو خود حاضر ہو کر دینا ہے۔
مسئلہ: پاپا دہ بیکر حاضر ہو کر کھڑے ہو کر پیش کرے۔
مسئلہ: قسبوں جزیرہ میں ترک و ہندو وغیرہ اہل کتاب کے ساتھ عین میں سولے مشرکین
عرب کے کہ ان سے جزیرہ قبول نہیں۔
مسئلہ: اسلام لانے سے جزیرہ ساقط ہو جاتا ہے۔
حکمت: جزیرہ صرف کریم کی حکمت یہ کہ کفار کو ہمت دی جائے تاکہ وہ اسلام کے ماس، و
دلائل کی قوت دیکھیں اور کتب قدیمہ میں ملے اللہ علیہ وسلم کی خبر اور حضور کی نصرت
صفت دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہونے کا موقع پائیں۔ (خزان الخزان)

دفع تہمت میں سعی

وَقَالَ الْمَلِكُ الْفُلَانِي يَا . لَكِنَّ حَاكِمَةَ التَّوَسُّلِ قَالَ
اَرْجِعْ اِلَى نَهْلِكَ فَتَعْلَمُ مَا هَالِكُ الشُّعُوَّةِ الَّتِي تَكْفَعُنَ

اَلَيْسَ لَكَ حَقٌّ اِنْ كُنْتَ يَكْبِدُوْنَ عَلَيْنَا ۚ
(پہلے، رکوع ۱۱، صفحہ ۱۰۷)
ترجمہ :- اور بادشاہ بولا کہ انہیں میرے پاس لے کر تو یہ اس کے
پاس بھیج کر کہہ کہ اپنے رب (بادشاہ) کو صرف ہٹ جا پھر اس سے پوچھ
کیا سال ہے ان عہد قرآن کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے یہ ایک
سیراب ان کا زہب جاتا ہے ۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اس سے معلوم ہوا کہ دفع تہمت میں کوشش کرنا ضروری ہے اب تا حد حضرت
یوسف علیہ السلام کے پاس سے یہ پیام لے کر بادشاہ کی خدمت میں پہنچا۔ بادشاہ نے سکھو روٹوں
کو جمع کیا اور ان کے ساتھ عورت کی صورت کو بھی ۔ (نور العرفان) (تفسیر) دیکھ کیے تفسیر دیکھئے

تقلید ائمہ کا ثبوت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَتَذْكُرُوا لِلَّهِ الَّذِي كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ
لِللَّاتِ مَا تَزُولُ إِلَيْهِمْ وَكُلَّاهُمْ يَنْتَفِعُونَ ۚ
(پہلے، رکوع ۱۱، صفحہ ۱۰۷)
ترجمہ :- روشن دہلی، اور کتابیں سے کہہ کر اسے جواب ہم نے تمہاری

طوت، اور راداری کہ تم لوگوں سے جان کر دو جو ان کی طوت، آراء اور
کہیں وہ دھماں کریں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اس آیت سے تقلید ائمہ کا وجہ ثابت ہوتا ہے۔ (نور العرفان)

سکوت

فَقُلْ لِلَّهِ وَاللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ فَإِنَّا تَرَاهُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ
فَقُلْ إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا فَلَنَأْكُلَ مِنَ الثَّمَرِ
الَّتِي نَشَاءُ ۚ
(پہلے، رکوع ۱۱، صفحہ ۱۰۷)
ترجمہ :- تو کہہ ادا، اور آگے غنڈی رک، پھر اگر کسی آدمی کو
دیکھ تو کہہ دینا میں نے آج رخصت کا روزہ مانا ہے۔ تو آج
ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : سفیر کے جواب میں سکوت اور اعراض چاہیے۔ (یہ واقعہ حضرت میر تقی میرؒ کے بارے
میں ہے)

مسئلہ : کلام کو نقل شخص کی طرف تو نہیں کرنا ادنیٰ ہے حضرت میرؒ نے بھی اشارت سے کہا کہ میں کسی آدمی سے نہ کہتا

زنا و تمہمت

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةً
جَلْدَةً وَلَا تَأْخُذْ بَعِثُهَا فِي دِينِ اللَّهِ إِنَّ كُنْتُمْ
تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا
تَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ

اپٹا، دو کوڑے، ۱۰۰، النور

ترجمہ: جو عورت بدکار ہو، اور جو مرد، قرآن میں ہر ایک کو
سو کوڑے دے گا۔ اور تمہیں ان پر ترسنا آئے۔ اللہ کے دین
میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر، اور جیسے کہ
ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔ گزلا بیان

مشئلہ: مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام پیرے تار
دیئے جائیں سوا تہمت کے اور اس کے تمام بدن پر کوڑے لگائے سوائے سر پر اور شرنگہ
کے کوڑے اس طرح لگائے جائیں کہ اگر شست تک نہ پہنچے اور کوڑا متوسط درجہ کا ہو اور عورت
کو کوڑا لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے۔ اس کے پیرے تار سے جائیں اللہ اگر بخستین، یا
روٹی دار پیرے پیسے بجے ہو تو تار دیئے جائیں یہ حکم آزاد مرد اور آزاد عورت کا ہے۔ اور باندی
غلام کی حد اس سے نصف یعنی پچاس کوڑے ہیں۔ مہیا اگر سرور نسائیں مذکور ہو چکا۔

شہوت زنا: زنا کا ثبوت یا تو چار شہدوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کرنے والے کے ہاں
مرتبه اقرار کر لینے سے پھر بھی اہم بار بار سوال کرے گا اور دریافت کرے گا کہ زنا سے کیا مراد ہے
کہاں کیا، کس سے کیا، کب کیا، اگر سب بیان کر دیا تو زنا ثابت ہوگا۔ ورنہ نہیں اور گواہوں کو طرہ
ایسا سنا نہ بیان کرنا ہوگا۔ مہتر اس کے ثبوت ذہم گا۔

لواطت: لواطت زنا میں داخل نہیں۔ لہذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تعزیر
واجب ہوتی ہے اور اس تعزیر میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے چند قول مروی ہیں آگ میں جلا دینا
نفرق کر دینا، بستی سے گرا دینا اور اوپر سے پتھر برسانا، فاعل مضغول دونوں کا ایک ہی
حکم ہے۔ تفسیر احمدی۔ (خزان العرفان)

فَتَجِدُنَّ أَجْمَعَةَ ذَٰلِكَ قَدْ وَدَّعُوا أَلْعَانُ وَتَوَّابُونَ

اپٹا، دو کوڑے، ۱۰۰، المؤمن

ترجمہ: تو جو ان دو کے سوا کچھ اور پہلے ہی حد سے بڑھنے والے

ہیں۔ (کنز الایمان)

مشئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اجماع سے نفی کا ثبوت کرنا حرام ہے۔ سید بن جبر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو خطاب کیا جو اپنی شرنگہ ہوں سے بچنے تھے۔ (خزان العرفان)

زنا سے متعلق احکام کی تفصیل

وَالَّذِينَ يَزْنُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ يَأْتُوا بِكَافَّةٍ
بِهِنَّ لَا تَجِدُوا لَهُمْ تَسْلِيَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ
شَهَادَةً أَبَدًا، وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

(پہلے، درجہ ۱، ص ۱، النور)

ترجمہ: اور جو پارسا مردوں کو عیب نگاہیں، پھر چار گواہ معائنہ
کے بغیر انہیں اسی کوڑے لگے۔ اور ان کی کوئی گواہی
کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔ (کرستہ الایات)

مسئلہ: جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار گواہانہ
کے گواہ پیش نہ کرے تو اس پر حد واجب ہوجاتی ہے۔ اسی کوڑے بہت میں معصات کا لفظ
خصوص واقعہ کے سبب سے وارد ہوا ہے۔ یا اس کے کہ عورتوں کو تہمت لگانا کثیر الذوق ہے
مسئلہ: اور ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزا بابت ہوں، اور ان پر حد جاری ہونے پر
تو وہ مرد و شہادہ ہو جاتے ہیں۔ کبھی ان کی گواہی قبول نہیں ہوتی۔ پارسا سے مراد وہ ہیں جو
مسلمان ملک آؤ اور زنا سے پاک ہوں۔

مسئلہ: زنا کی شہادت کا نصاب چار گواہ ہیں۔

مسئلہ: حد قذف مطالبہ شرط ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو
خاصی پر حد قائم کرنا لازم نہیں۔

مسئلہ: مطالبہ کا حق اسی کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے۔ اگر وہ زندہ ہو، اور اگر وہ مر گیا ہو
تو اس کے بیٹے پوتے کو بھی ہے۔

مسئلہ: غلام اپنے مولیٰ پر اور شیبا پ پر قذف یعنی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگانے کا دعویٰ
نہیں کر سکتا۔

مسئلہ: قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ مرد یا عورت کسی کو زانی یا بیکہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے
یا اس کے باپ کا نام لے کر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے۔ یا اس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر پکارے
اور ہواں کی ماں پارسا تو ایسا شخص پارسا ہو جائے گا۔ اور کس پر تہمت کی حد آئے گی۔

مسئلہ: اگر غیر محض کو زنا کی تہمت لگائی مثلاً کسی غلام کو یا کو یا ایسے شخص کو جس کا کبھی
زنا کا ثبوت ہو اس پر حد قذف قائم نہ ہوگی۔ بلکہ اس پر قذف واجب ہوگی۔ اور یہ قذف زمین سے
انسانیں تک حسب پرتو جہاں کوڑے لگاتا ہے۔ اور اگر کسی شخص نے زنا کے سوا کسی چیز کی تہمت
لگائی اور پارسا مسلمان کو اسے فاسق اسے کافر اسے شیث اسے چور اسے بدکار اسے غش ہے
بہائیت اسے لوہا اسے زندیق اسے دیوث اسے شرابی اسے سوخوار اسے بدکار عورت
کے بچے اسے حلاوت اسے، کس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر قذف واجب ہوگی۔

مسئلہ: امامین ماکم شرع کو اور اس شخص کو جسے تہمت لگائی گئی ہو جو تہمت سے پہلے ہی
صاف کرنے کا حق ہے۔

مسئلہ: اگر تہمت لگانے والا آزاد ہو بلکہ غلام ہو تو اس کے بائیس کوڑے لگانے چاہئے۔
مسئلہ: تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اس کی گواہی کسی معاملہ میں مقبول نہیں چاہے وہ توہم کرے، لیکن رمضان کا چاند نہ دیکھنے والے اب میں توہم کرنے اور عادل ہونے کی صورت میں اس کا قول قبول کر لیا جائے گا کیوں کہ یہ حقیقت شہادت نہیں ہے، اسی لئے اس میں لفظ شہاد بھی مشروط نہیں۔

وَالْخَاسِئَةُ اِنْ عَصَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنْ
 الصّٰلِحِيْنَ
 ترجمہ: اور یہ عورتیں جن کو عصب اللہ کا اگر مرد چاہے ہو کہ ان سے

مسئلہ: جب مرد اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو اگر مرد عورت دونوں شہادت کے اہل ہوں اور عورت اس پر عطا لبر کرے تو مرد پر زنا واجب ہو جاتا ہے، اگر وہ عاتق سے انکار کرے تو اس کو اس وقت تک قید رکھا جائے گا جب تک وہ عاتق کرنے یا اپنے جھوٹ کا منکر ہو، اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اس کو حد قذف لگائی جائے گی جس کا بیان اور پگند زچہ کا ہے۔ اور اگر عاتق کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہو گا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں جھوٹا ہوں، اتنا کہنے کے بعد مرد پر سے حد قذف ساقط ہو جائے گی، اور عورت پر عاتق واجب ہو گا، انکار کرے گی تو قید کی جائے گی یہاں تک کہ عاتق منظور کرے، یا شوہر کے الزام

لگانے کی تصدیق کرے، اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائے گی، اور اگر عاتق کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہو گا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہنا ہو گا کہ اگر مرد الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو، اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائے گی، اور عاتق کے بعد قاضی کے تعزین کرنے سے نفرت واقع ہوگی، نیز اس کے نہیں، اور یہ تعزین عاتق یا نہ ہوگی، اور اگر مرد اہل شہادت میں سے نہ ہوں مثلاً غلام ہو یا کافر یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو تو عاتق نہ ہو گا، اور تہمت لگانے سے مرد پر حد قذف لگائی جائے گی، اور اگر مرد اہل شہادت میں سے ہو، اور عورت میں یہ اہلیت نہ ہو اس طرح کہ وہ بائیں بری یا کفر یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو یا بچی ہو یا مجرم ہو اس صورت میں نہ مرد پر حد ہوگی، اور نہ عاتق۔ (بخاری و ابن ماجہ)

لَوْ كَانُوا يَفْقَهُوا هَذَا أَفَأَنْتُمْ تُبَيِّنُونَ
 حَكِيمًا اَوْ كَذٰلِكَ اَلَا فَاَنْتُمْ تُبَيِّنُونَ
 ترجمہ: اور کیوں ہو جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے ایسوں پر ایک گان کیا ہو یا یہ کہتے ہو کہ لگا گان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر بدگمانی کرنا جائز نہیں جب کسی ایک شخص پر تہمت لگائی جائے تو غیر شہوت مسلمان کو اس کی مؤلفقت اور تصدیق کرنا روا نہیں۔ (بخاری و ابن ماجہ)

صدقات سے متعلق مسائل

وَ اَنْ لِّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰ
تجوہ: اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش سے
(کنز الایمان، ج ۱، ص ۱۸۷، ۱۸۸)

مسئلہ: بہت سی احادیث سے ثابت ہے کہ صدقات و طاعات سے جو ثواب ملتا ہے وہ سب بچتا ہے۔ اور اس پر علمائے امت کا اجماع ہے۔ اسی لئے مسلمانوں میں سہول ہے کہ وہ اپنے اموات کو کفالت و سوگم جہلم پر ہی دعوت و غیر طاعات و صدقات سے ثواب پہنچاتے رہتے ہیں۔ بلکہ احادیث کے باطل مطالب سے اسی آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں انسان سے کافر مراد ہے۔ اور معنی یہ ہیں کہ کافر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی۔ بجز اس کے جو اس نے کی ہو۔ دنیا ہی میں وسعت و رزق تغذیہ و غیر سے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ تاکہ آخرت میں اس کا کچھ حصہ باقی نہ رہے۔ اور ایک معنی یہ بھی مفسرین نے بیان کئے ہیں کہ آدمی جو بھلائی سے مدد دہی پائے گا جو اس نے کیا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو چاہے عطا فرمائے۔

لے فائدہ لا، آیت کریمہ کی مکمل سہولت کے لئے تفسیر بھی دیکھیں۔

اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مومن کے لئے دوسرا مومن جو بھی کرتا ہے وہ نیکی خود اس مومن کی شہاد کی جاتی ہے جس کے لئے کی گئی ہو۔ کیوں کہ اس کا کرنے والا شایب وکیل کے قائم مقام ہوتا ہے۔ (خزائن العرفان)

وَالَّذِينَ قَفَّ اَمْوَالَهُمْ حَتَّىٰ مَعْلُومٌ

تجوہ: اور وہ ہیں جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے۔ (کنز الایمان)
(۱۹، ص ۱۸۷، ۱۸۸)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ صدقات سب سے پہلے اپنی طرف سے وقت میں کرنا شرعی میں جائز اور قابلِ اجر ہے۔ (خزائن العرفان)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجِهُوا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ
غَفُورٌ رَحِيمٌ

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے گھر
پر چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمت الہی کے امیدوار
ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: یرجون سے ظاہر ہوا کہ عمل سے اہم واجب نہیں ہوتا بلکہ ثواب دینا محض فضل الہی ہے۔ (خزان العرفان)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ مِنْ حَيْثُ كُنْتُمْ
وَمِمَّا أَخْرَجَنَا لَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا وَلَا تَتَّبِعُوا
الْمُتَحَدِّثِينَ مِنْهُ تَفْفُتُونَ وَكُنْتُمْ بِآيَاتِهِ إِذْ أَنْ
تُفَوِّضُوا فِيهِ وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفِيرٌ رَحِيمٌ

ترجمہ: اے ایمان والو! جہاں تک تم ہو اللہ سے ڈرو اور اس میں
سے جو تم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور خاص اقصیٰ کا اوردہ
ذکر کردہ تو اس میں سے اور تمہیں لئے تو لوگے جب تک
اس میں چشم پوشی نہ کرنا اور جان رکھو کہ اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

مسئلہ: صدقہ یعنی صدقہ و صلہ کرنے والا کو چاہیے کہ وہ متوسط مال سے نہ بالکل خراب اور نہ
سب سے اعلیٰ۔ (خزان العرفان)

إِنْ شِئْتُمْ وَإِنَّ الشَّكَّاءَ قَبِيحًا هِيَ، وَإِنْ تُخْفُوها وَتُؤْ
تُؤْهَا الْفُقَرَاءَ فَهِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ، وَيَكْفُرُ عَنْكُمْ
قَوْمٌ سَيِّئَاتِكُمْ، وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

ترجمہ: اگر تم چاہو، اگر تم شکیانہ علانیہ دو، تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے۔ اور اگر چھپا
کر فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر اور اس میں تمہارے
کو کچھ گنہ گہ نہیں لگے۔ اور اللہ تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: صدقہ فرض کا نام ہر کے لئے دینا افضل ہے اور فعل کا چھپا کر۔
مسئلہ: اگر فعل صدقہ دینے والا دوسروں کو خیرات دینے کی ترغیب دینے کیلئے ظاہر کرے
وہ تو بہ انہار بھی افضل ہے۔ (ہدایک، خزان العرفان)

وَمَنْ يَتَّخِذْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ
فِي الْأَرْضِ مُرَاعًا كَثِيرًا وَسَعَةً
وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مَهْجُرًا

إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يَتَذَكَّرُ
الْمَوْتَ فَقَدْ وَتَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ (پ، ت، الشا)

ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں گمراہ چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں
بہت جگہ اور گنہائش پائے گا۔ اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ
رسول کی طرف ہجرت کرتا، پھر اسے موت ملے یا قریب کا قیام
اللہ کے دست پر ہوگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اکثر اللہ مہربان

مشکلہ: جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز رہ جائے تو وہ اس
طاعت کا ثواب پائیگا۔

مشکلہ: طلب علم، ہجرت، زیارت طاعت، زہد و تقویٰ اور رزق حلال کی طلب
کے لئے ترک وطن کرنا خدا اور رسول کی طرف ہجرت ہے اس راہ میں نہ مرنے والا اجر پائے گا۔
(خزانة العرفان)

كَذَٰلِكَ يَكْفِيكُمُ اللَّهُ بِاللَّغَوِ فِي آيَاتِكُمْ وَ لَكِنْ يَتَذَكَّرُ
كُم بِمَا عَقَلْتُمْ وَإِنَّمَا تَأْمُرُوا بِمَا لَكُمْ رِئَاسَةٌ لِّطَعَامٍ
عَشِيرَةٍ مِّنْكُمْ وَمَن أَوْسَطُ مَا لَطَفْتُمْ وَلَكِن كَمَ لَكُمْ
كَوْنُهُمْ أَوْ تَحْرِيزُهُمْ فَكَيْفَ ۚ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ لِّلَّهِ

أَكْلَامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَيْفَ تَأْمُرُكُمْ أَنِيَا لَكُمْ وَإِنَّمَا لَكُمْ
وَأَحْطَظُوا أَنِيَا لَكُمْ ذَٰلِكَ يَتَذَكَّرُ اللَّهُ لَكُمْ لِيَتَّخِذَ
لَكُمْ شُكْرًا ۝

(پ، ت، ک، ۲، ۳، الشا)
ترجمہ: اللہ تمہیں نہیں بھولتا، تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر
ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے۔ جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی
قسم کا بدلہ دے سکتی ہو کہ کھانا دینا۔ اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو
اس کے واسطے میں سے یا انہیں پھر سے دنیا یا ایک برہہ آنا کرنا
تو ان میں سے کچھ نہ لے۔ تو تم دن کے روزے رکھو رکھو پھر
تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ۔ اور اپنی قسموں کی حفاظت
کو۔ اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں
تم احسان نہ کرو۔ (کنز العمال)

مشکلہ: یہ بھی ہاں ہے کہ ایک مسکین کو دس روزہ دے دے یا کھلا دیا کرے۔

مشکلہ: کفارہ میں یہ بھی احتیاط ہے کہ خوار کھانا دے خوار پکڑا خوار غلام آزاد کرے ہر ایک
سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

مشکلہ: یہ بھی ضروری ہے کہ روزے متواتر رکھے جائیں۔

مشکلہ: قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست ہے۔ (خزانة العرفان)

يَكُنِي اَمْرًا زَيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوْا
وَشَرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

(پہ، رکوع ۱۰، ص ۱۱۱، ط ۱۱۱)

ترجمہ: اے آدمی! اولاد اپنی زینت اور جب مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو، بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (کنز العمال)

مسئلہ: اور سنت یہ کہ آدمی بہترینیت کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہو کر ان کے نماز میں رب سے مناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا ضروری ہے یا نہ؟ حسبِ حیا کہ ستر طہارت واجب ہے۔ (کنز العمال)

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ
مِنَ الزَّيْنِ ۚ قُلْ هِيَ الَّتِي كُنْتُمْ تُكْفِرُوْنَ فِي الْغَيْبِ
الَّذِيْنَ خَالَصَ ۙ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۚ كَذَلِكَ تَقْضِيْ
الْغَوَامِ يَكْفُرُوْنَ ۝

(پہ، رکوع ۱۸، ص ۱۱۱، ط ۱۱۱)

ترجمہ: تم فرماؤ کہ جس نے حرام کی شے کو وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی۔ اور ایک دن تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاموش انہیں کی ہے ہم

یوں ہی متصل آئیں بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے کنز العمال

مسئلہ: آیت اپنے عموم پر ہے، ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے جس کی حرمت پر رض دار نہ ہو (بروزن)، اور جو کھانے کی چیزیں، میلاد شریف اور دیگر رگوں کی ناحہ جس حیا سے بہت وغیرہ کی سبیل کے شریعت کو ممنوع کہتے ہیں، وہ اس آیت کے خلاف کر کے کھانا کھا رہے ہیں، اور اس کو ممنوع کرنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت و ضلالت ہے۔ (کنز العمال)

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ مَا يُخْفِ قُرْبِيَّتَ عِنْدَ اللَّهِ وَصَلَاتِ
الْمُرْسَلِ ۚ أَلَا لَئِن لَّا فَتَنَّا قَوْمَهُ لَفُتَنَّا
بِهِمُ الشَّيْطَانَ لِيُكْفِرُوا بِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ
كَفُورٌ كَرِيمٌ

(پہ، رکوع ۱۱، ص ۱۱۱)

ترجمہ: اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو غریب کریں اسے اللہ کے نزدیک اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ کہیں، ان ہاں وہ ان کے لئے باعثِ توبہ ہے اللہ جلد انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز العمال)

مسئلہ: میں ناحہ کی اصل ہے کہ حد کے ساتھ دعا سے مغفرت کی جاتی ہے لہذا ناحہ کو بہت

و نارا کا کہنا قرآن وحدیث کے ضلالت ہے۔ (خزائن العرفان)

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا
وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ
عَلِيمٌ ۝ (پہلے دو رکعت، سورۃ النور)

ترجمہ: اے محمد! ان کے مال میں سے زکوٰۃ تمہیں کرو جس سے
تم انہیں مستزاد و پاکیزہ کرو۔ ان کے حق میں دعا سے نیکو کرو، بیشک
تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے، اور اللہ سنا جانتا ہے (کنز العمال)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ صدقہ لینے والے جو صدقہ پا کر دعا کرتے ہیں، پھر ان وحدیث
کے مطابق ہے۔ (خزائن العرفان)

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي الثَّمَارِ وَرُفْعًا مِنَ النَّبِيِّ
إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِنُ هَذِهِ السَّيِّئَاتِ ذَالِكِ
يَكُونُ لِلَّذِينَ ۝ (پہلے، سورۃ النور)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو ان کے دونوں کتاروں، اور رات
کے کچھ حصوں میں، بیشک نیکیاں برائیوں کو شادابی ہیں، یہ نصیحت
چلنی نصیحت دانے والوں کو۔ (کنز العمال)

مسئلہ: آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیر گن ہوں گے کفار ہوتی ہیں، خواہ وہ نیکیاں
نماز ہوں یا صدقہ و ذکر و استغفار اور کچھ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ
دوسرے جس تک اور ایک روایت میں ہے رمضان دوسرے رمضان تک یہ سب کفار ہیں
ان گناہوں کے لئے جو ان کے درمیان واقع ہوں، جبکہ آدمی کو یہ گناہ ہوں گے سے پہلے۔ (خزائن العرفان)

وَأَخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذِّئْبِ مِنَ الرَّحْمَةِ وَفَل
رَبِّهِمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ۝

(پہلے، دو رکعت، سورۃ النور)
ترجمہ: اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بکھیا، نرم دلوں سے اور عرض کر
اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے
مجھے بچپن میں پایا۔ (کنز العمال)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمان بچنے رحمت و مغفرت کی دعا مانگا اور اسے
فائدہ پہونچانے والی ہے، مگر دلوں کے ایصال قراب میں بھی ان کے لئے دعا ہے رحمت ہوتی ہے
ابن عباس کے لئے یہ آیت اصل ہے۔ (خزائن العرفان)

لے فائلا: آیت والدہ کی کہ حق میں دعا ہے کہ وہ گناہ کی تہمت سے محفوظ رہے اور نہ ہی اسے تہمت پہونچے

عشر کے متعلق مسائل

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوفَاتٍ وَعَجَزَ مَعْرُوفَاتٍ
وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ غَنَتِلَهَا أَكْلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّارَ
مُتَشَابِهًا وَعَجَزَ مَتَشَابِهًا مَكْلُومِينَ شَجَرًا إِذَا
أَشْمَرُوا نَوَاحِقَهُ يَوْمَ حَصَادِهِمْ وَلَا تَشْرَفُوا
إِنَّهُ لَكَايِبُ النَّبَسْرِ فِينِ ۝

(پ، رکوع ۵، ۱۴۴، الاحقاف)

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے پیدا کئے باغ، کچھ زمین پر چھپے ہوئے
اور کچھ بے چھپے، اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ
کے کھانے، اور زیتون، اور انار، کسی بات میں ملنے اور کسی میں
انگ کھانا، کھانے، جب پھل لائے، اور اس کا حق دو جس دن کئے
اور بے جا نہ خرچہ۔ بیشک بے جا خرچے لائے سے ہند نہیں لگتا

مسئلہ: کوئی، بالخصوص گھاس کے سوا زمین کی باقی پر بار بار اوڑھیں۔ اگر یہ پیداوار بارش سے
ہوں تو اس میں عشر واجب ہو تا ہے، (یعنی سوال قصداً) اور اگر نہ ہو تو غیر سے ہو تو میراں قصداً

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُجِّلَ لَكُمْ قُلْ أُجِّلَ لَكُمْ لِكُلِّ ظَلِيلٍ وَمَا
عَلِمْتُمْ قَبْلَ الْاُجْوَادِ مُكَلِّفِينَ تَعْلَمُونَ ثُمَّ رَفَعْنَا عَنْكُمْ اللَّهُ
فَكُلُوا مِنَّا آمْسِكُنَّ عَلَيْكُمْ وَانْكُرُوا انَّمَا اللَّهُ عَلَيْهِ
وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَرِيعُ الْحِسَابِ

(پ، رکوع ۵، ۱۴۴، الاحقاف)

ترجمہ: اسے کہو تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہوا تم
نہاؤ کہ حلال کی گئیں مہا نے لئے پاک چیزیں، اور جو شکار کا پناہ
تم نے سدھا لئے، انہیں شکار پر دوڑاتے ہو جو علم تمہیں غلنے
وہا ہے اس سے انہیں سکھاتے تو کہاؤ اس میں جو وہ اگر تھا ہے
لئے رہتے ہیں، اور اس پر اس کا نام ہو، اور اس سے ڈرتے ہو۔
بیشک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کی حرمت کے لئے دلیل نہ ہونا بھی ایک علت کہلے گی ہے
(عزائم العزائم)

نیکی و بدی

مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنَ نَفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَاكَ بِالْقَائِسِ مُنْذِرًا ۖ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝ (پہلے، رکوع ۸، سورۃ النور)
ترجمہ: اے سننے والے مجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے اور اے محبوب ہم نے تیں سب لوگوں کے لئے رسول بھیجا اور اللہ کی طرف سے گواہ۔ (اکثر الامان)

مسئلہ: یہاں برائی کی نسبت بندے کی طرف سے ہے اور اوپر جو مذکور ہوا وہ حقیقت تھی۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ بدی کی نسبت بندے کی طرف سے یہاں ادب ہے۔ خلاصہ یہ کہ بندہ جب غافل حقیقی نظر کرے تو ہر چیز کو کسی کی طرف سے سمجھتا ہے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامت کے سبب سے سمجھتا ہے۔ (نثران القرآن)

چوری کی سزا

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ (پہلے، رکوع ۱۰، سورۃ النور)
ترجمہ: اور جو مرد یا عورت چور ہو، قرآن کا ہاتھ کاٹ دو، ان کے لئے کاہل، اللہ کی طرف سے سزا، اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (اکثر الامان)

مسئلہ: پہلی مرتبہ کی چوری میں داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ پھر دوبارہ اگر کرے تو بائیں اس کے بعد بھی اگر چوری کرے تو تیسرا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ یہاں تک کہ تو بہ کرے۔
مسئلہ: چور کا ہاتھ کاٹنا تو واجب ہے اور مال مسروق موجود ہو تو اس کا واپس کرنا بھی واجب اور اگر وہ ضائع ہو گیا ہو تو ضمان واجب نہیں۔ (تفسیر حمدری - نثران القرآن)

رشوت

سَمِعُونَ لِلْكَذِبِ أَكْثَرُونَ لِلسَّخَةِ ۖ وَقَدْ جَاءَكُمْ

فَأَحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا ۚ وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُم بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝

ترجمہ: بڑے جموت سننے والے بڑے حرام خود، تو اگر تمہارے حضور حاضر ہوں تو ان میں فیصلہ فرماؤ۔ یا ان سے منہ پھیرنا اور اگر تم ان سے منہ پھیرو گے تو وہ تمہارا کچھ نہ لگاؤں گے اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو، بیشک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں۔ (کنز العمال، ج ۲، المائدہ، ۴۸)

مسئلہ: رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہے۔ حدیث شریف میں رشوت چلے گئے والے دونوں پر لعنت آئی ہے۔ (بخاری، العنقا)

بے دینیوں کی مجلس

وَأَمَّا الرَّائِيَةُ فَبَيْنَ يَدَيْهِمْ ۚ وَكَانَ الْقَوْمُ الظَّالِمِينَ ۝

ترجمہ: اور اسے سننے والے جب قرآن میں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے۔ جب تک اورات میں پڑیں۔ اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے۔ تو یاد آئے، پر غافلوں کے پاس نہ چھو۔ اور پرہیزگاروں پر ان کے حساب سے کچھ نہیں۔ ہاں عیسیت ہے شاید وہ باز آئیں۔ (کنز العمال)

مسئلہ: بے دینیوں کی مجلس میں دین اگر دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو تو مسلمانوں کو وہاں بیٹھا جائز نہیں اس سے ثابت ہو گیا کہ کفار اور بے دینیوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تفریب کرتے ہیں ان میں جانا سننے کے لئے شرکت کرنا جائز نہیں، اور دو جواب کے لئے جانا جائز نہیں بلکہ انہما حق ہے۔ وہ ممنوع نہیں بلکہ اگر اگلی آیت سے ظاہر ہے۔

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندہ کی نصیحت اور انہما حق کے لئے ان کے پاس بیٹھا جائز ہے۔ (بخاری، العنقا)

مباح

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا دُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ

فَصَلِّ لَكُمْ مَا كَرِهَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرُّرْتُمْ إِلَيْهِمْ
وَأَنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْفِتَنِ بِالْكُفْرِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ أَن رَّبَّكَ هُوَ
أَعْلَمُ بِالْمُعْتَصِدِينَ ○ (پہ، سورہ احزاب، ۱۰۳، ۱۰۴)
ترجمہ: اور تمہیں کیا ہوگا اس میں سے نہ کیا جس پر اصرار کا نام لیا گیا،
وہ تم سے افضل بیان کر چکا۔ جو کچھ تم پر حرام ہوا۔ مگر وہ تمہیں
اس پر مجبوری ہو۔ اور یہ شک بہتر ہے اپنی خواہشوں سے گرا
کرتے ہیں ایسے جانے، بیشک تیرا رب مدد سے بڑھنے والوں کو
خوب جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے ثابت ہو کہ حرام چیزوں کا افضل ذکر ہوتا ہے اور ثبوت حرمت کیلئے
مکرم حرمت درکار ہے اور جس چیز پر ثبوت حرمت کا مکمل نہ ہو وہ باطل ہے۔ عزائم العزائم

قُلْ لَا أَجِدُ فِیْ مَا أُوحِیَ إِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ
یُطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ یَكُونَ مِیْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ
خَازِنٍ ۚ وَلَا فِیْ حِلِّیٍّ أَوْ حِلِّیٍّ لِّغَیْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنْ
اضْطُرَّ بِغَیْرِ تَمَایُّزٍ وَلَا عَدَاوَةٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○
ترجمہ: تم نہ پاؤ گے کہ میں نے جو وحی دی ہوئی ہو کسی حکم کے

والے پر کوئی کھانا حرام، مگر یہ کہ مردار ہو۔ یا رگوں کا پست خون یا بد ہوا
کا گوشت وہ ناپاک ہے۔ یا وہ بے حکم کا مرد جس کے ذبح میں
غیر خدا کا نام پکارا گیا۔ ترجمہ: چار ہوائی ہوں کہ آپ خواہش کرے اور
ذبیح کو ضرورت سے آگے بڑھے، تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے
(کنز الایمان)

مسئلہ: جس چیز کی حرمت شیعیں وارد نہ ہو اس کو ناجائز و حرام کہنا باطل ہے۔ ثبوت حرمت
خواہ وحی قرآن سے ہو یا وحی حدیث سے، یہی مستبر ہے۔ (عزائم العزائم)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَابِ وَ
الرُّهْبَانِ لَكَافُونَ أَمْوَالُ النَّاسِ بِالْأَيْدِي ۚ
يَصْنَعُونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَفْقَهُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ
قَبِيضُهُمْ يُعَذِّبُ أَلِيمٌ ○ (پہ، سورہ احزاب، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳)
ترجمہ: اے ایمان والو! یہ شک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا
مال ناحق کما جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے دے دیتے ہیں، اور
وہ کہ جو بڑے رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں
خرق نہیں کرتے۔ انہیں عسکری سنا دو دردناک عذاب کی۔
(کنز الایمان)

مسئلہ: مال کا جمع کرنا حلال ہے، مذکور نہیں جب کہ اس کے حقوق ادا کئے جائیں حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت طلحہ و زید اصحاب الدار تھے اور جراح اصحاب کتب مال سے نفرت کئے تھے وہ ان پر اعتراض کر رہے تھے۔ (خزان العرفان)

لَوْ كَانَ عَرَجًا فَرَيْتَا وَسَعَدًا فَاعْدَا لَأَكْبَعُولَا
وَلَكِنْ بَعَدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَعْلِفُونَ
بِاللَّهِ لَوْ امْتَنَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۖ يَبُولُ كُنُونَ
أَنْفُسَهُمْ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ (البقرہ)
ترجمہ: اگر کوئی قریب مال یا متوسط سفر ہو، تو ضرور تمہارے
ساتھ جاتے، مگر ان پر تو مشقت کا راستہ دور ہو گیا، اور اب
اللہ کی قسم کہ میں گم کہہ رہے ہوں تو ضرور تمہارے ساتھ
چلتے، اپنی جائزوں کو ہلاک کرتے ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ وہ
بیک ضرور چھوڑے ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے مسلم ہو کر جمہوریتیں کھانا سب ہلاکت ہے۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ
لَهُمْ نَافِعَتَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُبَيِّنُ لِقَوْمٍ كَثِيرٍ مِّنْهُمْ
سُبُلَهُمْ ۝ (البقرہ ۱۵۳)

تسلیم النکار صدر ۱۱ لاضل

ترجمہ اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ فرمائے
جب تک انہیں صاف نہ بتا دے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے۔
بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: جس چیز کا جانب شرع میں منافعت نہ ہو وہ جائز ہے۔ (خزان العرفان)

سچوں کی صحبت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۝
(پاک رکوع ۴، ۱۱۹ البقرہ)
ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔
(کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ اجماع محبت ہے کیوں کہ صادقین کے ساتھ رہنے
کا حکم فرمایا اور اس سے ان کے قول کا مقبول کرنا لازم آتا ہے۔ (خزان العرفان)

تسلیم النکار صدر ۱۱ لاضل

ناسق کی نماز خانہ

وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا
تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ ۚ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَمَاتُوا وَهُمْ فٰسِقُونَ ﴿۱۶﴾ (التوبہ)

ترجمہ: اور ان میں سے کسی کی میت پر بھی نماز نہ پڑھنا اور اس
کی قبر پر کھڑے نہ بننا بیشک اللہ و رسول سے منکر ہوئے۔ اور مشق ہی میں رہنا

(کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نماز خانہ میں کسی حال میں جانور نہیں۔ اور اگر کسی قبر پر
دفن و زیارت کے لئے کھڑے ہونا بھی منہ سے ہے۔ اور یہ جو فرمایا (اور مشق ہی میں رہنے) یہاں
فسق براؤ کفر ہے۔ قرآن مجید میں اور جگہ جگہ میں بھی کفر وارد ہوا ہے۔ جیسے آیت افسن کا ت
مومن اکمن کان فاسقا میں۔

مسئلہ: ناسق (شافعی) کے جنازے کی نماز خانہ نہیں۔ اس پر صلیب اور تائبین کا اہل ہے
اور اس پر علمائے صابین کامل اور یہی اہلسنت و جماعت کا مذہب ہے۔
مسئلہ: اس آیت سے مسلمانوں کے جنازے کی نماز کا جواز بھی ثابت ہوا۔

مسئلہ: جس شخص کے مومن یا کافر ہونے میں شبہ ہو اس کے جنازے کی نماز بھی نہ پڑھی جائے
مسئلہ: جب کوئی کافر چلائے اور اس کا دل مسلمان ہو تو اس کو چاہیے کہ بطریق مسنون غسل
دے بلکہ ناست کی طرح اس پر پانی بہا دے اور نہ کہ سنون دے۔ بلکہ اسے پھرے میں پھینک دے
جس سے ستر چھپ جائے۔ اور بدست طریقہ پر دفن کرے۔ نہ بطریق سنت قبر نہائے۔ خزانہ القرآن

وَلَنْ يَكْفُرُوا مِمَّا قَالُوا ۚ فَاصْلَحُوا
بَيْنَهُمَا ۚ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ
فَقَاتِلَا ۚ إِنَّهُنَّ سَوَاءٌ حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ
فَاصْلَحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْبَضُوا
رَأْسَ اللَّهِ يُجِبُ الْمُقْطَعِينَ ۝

(نپہ، رکعت ۱۳، ۱۴، ۱۵)

ترجمہ: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں۔ تو ان میں صلح
کراؤ۔ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی کو دابے
سے لاد۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی رون پٹ کئے۔ پھر اگر پٹ
آئے۔ تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح کر دو۔ اور عدل کو، بیشک
عدل واسے اللہ کو پیار سے ہیں۔

(کنز الایمان)

مسئلہ: باغی گروہ کا بھی حکم ہے کہ اس سے قتال کیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ جنگ اور ہتھیار
سے باز نہ آجائے۔ (خزانہ القرآن)

اسراف یعنی بیکارغ سے متعلق مسائل

الَّذِينَ يُؤْتُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا
سَرَّاهُمْ يُنْفِقُونَ ۖ (پل، رکھ ۱، ست، البقرہ)
ترجمہ: وہ جو جسے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری
دی جہتی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اتفاق میں اسراف (بیکارغ) منوع ہے یعنی اتفاق خواہ اپنے نفس پر برہا اپنے
اہل پر یا کسی اور پر برہا عدل کے ساتھ برہا اسراف نہ ہونے چاہئے۔ رزق کو اپنی حق نسبت فرما کر
ظاہر فرما کر مال تمہارا پسیدہ لکھا ہوا نہیں ہے بلکہ ہمارا عطا فرمایا ہوا ہے اس کو اگر ہمارے حکم سے
ہماری راہ میں خرچہ نہ کرو تو تم نہایت بیکارغ ہو اور یہ نہیں نہایت قبیح ہے۔ (خزان القرآن)

شکر نعمت کا وجوب

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوا النِّعَمَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلٰیكُمْ

التعليم المشار صدر الآداب

وَ اَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ اَوْفٍ بِعَهْدِكُمْ فَاِذَا بَئَّٓا ئَىٓ فَارْضٰبُنْ ۝

(پل، رکھ ۵، ست، البقرہ)

ترجمہ: اے پیغمبر کی اولاد یا ذکر و میراثہ احسان جو میں نے تم پر کیا
اور میرا عہد پر رکھا۔ میں تمہارا عہد پر رکھوں گا۔ اور خاص میرا ہی عہد
رکھو۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس آیت سے شکر نعمت و وفا عہد کے واجب ہونے کا بیان ہے اور یہ بھی کہ کوئی
کو کھلے کر اللہ کے عہد کو کسی سے ڈر نہ کرے۔ (خزان القرآن)

یوم عاشورہ کا روزہ

وَ اِذْ قَرَّبْنَا بِلْحَمٰیكُمُ الْبَحْرَ فَاَلْجَيْنٰكُمْ وَاَعْرَفْنَا اَنْ
فِرْعَوْنَ وَاَلَدَّهُ تَنْظُرُوْنَ ۝

(پل، رکھ ۶، ست، البقرہ)

ترجمہ: اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا پھاڑ دیا تو تمہیں پہچان لیا۔ اور
فرعون والوں کو تمہاری شکموں کے سامنے ڈبو دیا۔ (کنز الایمان)

فائدہ: یہ واقعہ روزہ عاشورہ کا ہے جس کے شکر میں قوم بنی اسرائیل روزہ رکھتی تھی۔

مسئلہ: عاشورہ کا روزہ سنت ہے۔

مسئلہ: انبیاء کرام علیہم السلام پر جاننام الہی جو اس کی یادگاہ و تمیز کرنا اور شکر بجالانا مسنون ہے۔

مسئلہ: ایسے امور میں دن کا تین سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوگا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی یادگاہ و تمیز اگر قائم کرے ہر توبہ بھی انہیں چھوڑنا نہ چاہئے۔ (خزان العرفان)

توبہ

وَاذْكُرْنَا اَدْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَاَدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا صَلَوةٌ لَّغُفْرٍ لَّكُمْ خَطِيئَتِكُمْ وَسَأَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ

(پہلا رکوع ۱۱، ۵۵، البقرة)

ترجمہ: اوجہ ہم نے فرمایا اس یس میں جاؤ، پھر اس میں جہاں چاہو رہو روک روک کھاؤ، اور دعاؤں کی سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں۔ ہم تمہاری خطاؤں میں توبہ دیں گے۔ اور قریب ہے کہ نیکو دلوں کو اور زیادہ دیں۔

مسئلہ: زبان سے استغفار کرنا اور بدلی مہارت سجدہ وغیرہ بجالانا توبہ کا قسم ہے۔

مسئلہ: مشہور گناہوں کی توبہ بالاعلان ہونی چاہیئے۔

مسئلہ: مقامات متبرکہ جو رحمت الہی کے مورد ہوں، وہاں پر توبہ کرنا اور اطاعت بجالانا ثمرت نیک اور سرعت قبول کا سبب ہوتا ہے۔ (مفتا النورانی)

”انشاء اللہ“ کسے کی برکت

قَالُوا اِذْ كُنَّا نَبِيِّنَ لَنَا مَا هِيَ ۚ اِنْ الْبَقَرَةَ عَلَيْنَا، وَاَنْتَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمُهْطَلُونَ ۝

(پہلا رکوع ۸، ۵۷، البقرة)

ترجمہ: بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے نعمت بمان کرے وہ گائے کیس ہے۔ بیشک گاؤں میں ہم کو شہر چڑگی۔ اور رائے چاہے تو ہم راہ پا جائیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: ہر نیک کام پر انشاء اللہ کہنا مستحب اور باعث برکت ہے۔

والدین کی اطاعت

وَاِذْ اخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي اِسْرٰٓءٰٓءِٕلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلٰهًا اِلَّا اَنَا
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا قَوْلِي الْفَرْخِ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسْكِيْنِ
وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا اَتَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ
ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا كَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝
(پہلے، رکوع ۹، سورۃ البقرہ)

ترجمہ: اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا
کسی کو نہ پوجو، اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو، اور کشتہ
داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھائی بات
کہو، اور نماز قائم رکھو، اور زکوٰۃ دو، پھر تم بھڑکے ہو، مگر تم میں
کے قصور سے، اور تم دو گرواں، (کنز الایمان)

مسئلہ: واجبات والدین کے حکم سے ترک نہیں کئے جاسکتے، والدین کے ساتھ احسان

کے طریقے جو احادیث سے ثابت ہیں وہ یہ ہیں کہ تہہ دل سے والدین سے محبت رکھو، وقار و کثرت
میں شہادت و برخواست میں ادب لازم جانے، ان کی شان میں تعظیم کے لحاظ سے ان کو راضی کرنے
کی سعی کرتا رہو، اپنے نفیس مال کو ان سے نہ بچائے ان کے سرے کے بعد ان کی خدمتیں جاری رکھے ان
کے لئے نافرمانی و کثرت قرآن (ایصال ثواب کہے اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی دعا کہے
ہفتہ وار ان کی قبر کی زیارت کہے (فتح الغزنی) والدین کے ساتھ بھلائی کہنے میں یہ بھی کوتاہی ہے کہ
اگر وہ گناہوں کے عادی ہوں یا کسی بد مذہبی میں گرفتار ہوں تو ان کو بہ نسی اصلاح و حقوق اور عقیدہ
حق کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہے۔ (نمازین) (غزالی، القرآن)

آداب والدین کے متعلق مسائل

وَاحْفَظْ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّلٰلَةِ مِنَ الرِّعَآءِ وَكُنْ ذَرِيَّةً
اَوْحَسَٰهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِیْ صَغِيرًا (پہلے، رکوع ۳، سورۃ النحل)
ترجمہ: اور ان کے (یعنی والدین کی) بچپن کا احوال یاد رکھو، نرم دل سے
اور عرض کر کہ اسے رب تو ان دونوں پر رحم کر جب کہ ان دونوں نے مجھے
چھپن میں پالا۔ (کنز الایمان)

مسئلہ : اگر والدین کا فرہول تھا ان کے لئے ہدایت و ایمان کی دعا کرے کہ یہ ان کے حق میں رحمت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ والدین کی رضامندی اور ان کی ناراضی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ والدین کا فرہور و رنجش نہ ہوگا۔ اور ان کا نافرمانی بھی عمل کرے گرفتار عذاب ہوگا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ سید عالم جیسے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ والدین کی نافرمانی سے بچو! اس لئے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے اور نافرمان وہ خوشبو نہ پائے گا۔
نما طلع جسم اور نہ پور حجاز نا کار اور دیکھتے رہے اپنے انار گھنے سے نیچے لٹکائے رہنے والا۔
(ترمذی عن العروانی)

ادب و ادب کے ثبوت میں

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۝

(نہ، مرکز ۱۴، ص ۱۱۱، الاموال)

ترجمہ : یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور بدشتہ و اسلمہ ان کی کنائیں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں۔ نصبت اور مسلمانوں اور ہاجرین کے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کر رہے کتاب میں لکھا ہے
اکثر الامان

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اولی الارحام ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں، کوئی ایسی دینی ہادری کے ذریعہ سے وارث نہیں ہوتا ہے۔ (خزان العرفان)

حضور کی اطاعت کے وجہ سے

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

(پلہ، رکوع ۱۲، ۱۳، الاحزاب)

ترجمہ: اور کسی مسلمان مرد و مسلمان عورت کو یہ پختہ ہے کہ جب اللہ و رسول کو حکم فرمادیں تو انہیں اپنے سالک کچھ اختیار ہے۔ اور جو حکم نہ مانے اللہ و اس کے رسول کو وہ بیشک مرجع گرا ہی ہیں۔ (کنز الایمان)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں آتا ہے اور نہی و ایستلام کے مقابل میں کوئی اپنے آپ کا بھی خود مختار نہیں۔

مسئلہ: اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امر و نہی کے لئے بڑا ہے۔ فائز و معض تھا سب میں حضرت زید کو غلام کہا گیا ہے مگر یہ غلامی اتساع نہیں کیوں کہ وہ حضرت کے رفیق قاری سے بالخصوص میں بہشت شرفا کوئی شخص مرقوم میں ملوک نہیں ہو جائے اور زیادہ قدرت کا تھا۔ اور اول قدرت کو مرئی نہیں کہا جاتا۔ کذا فی کلہا۔ (خزان العرفان)

علم نجوم

فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ

ترجمہ: پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں۔ (پلہ، رکوع ۱۲، ۱۳، اہصفت)

(کنز الایمان)

(یہ آیت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے)

مسئلہ: علم نجوم حق ہے اور کچھ میں مشغول ہو، منسوخ ہو چکا ہے۔

مسئلہ: شرعاً کوئی مرض مستدی نہیں ہوتا یعنی آیت شخص کا مرض ایسا کسی دوسرے میں نہیں پہنچ جاتا۔ مادوں کے فساد اور ہوا و غیر کی کہیں توں سے آتے ایک وقت میں بیت سے گزرتے کو ایک طرح کا مرض ہو سکتا ہے لیکن صحت مرض کا ہر کھیل جہاں گزرتے کسی کا مرض دوسرے

میں نہیں پہنچتا۔ (نور النور)

توبہ کا وجوب

وَهُوَ الَّذِي يَغْفِرَ لِمَن يَشَاءُ الذُّنُوبَ عَنِّ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝

(پہلا رکوع ۲۵۰، السورۃ)

ترجمہ: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ سے ملنے والا ہے اور ان کے گناہوں سے وہ گزر دیتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کہتے ہو۔ (نور النور)

مسئلہ: توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہوتی ہے اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی توبہ سے باز آئے اور جو گناہ اس سے صادر ہوا اس پر نادم ہو اور ہمیشہ گناہ سے اجتناب کرنے کا پختہ ارادہ کر لے اور اگر گناہ میں کسی بندے کی حق تلفی ہوئی ہو تو اس سے پہلے شرعی طور پر توبہ کرے۔ (نور النور)

حالت نجاست میں گفتگو

مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝

تسلیم القاری ص ۱۱۱ ماضی

ترجمہ: کوئی بات زبان سے نہیں نکلتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ ہو۔ (پہلا رکوع ۲۵۱، ق)

مسئلہ: (نجاست و جنابت) ان دونوں حالتوں میں آدمی کو بات کرنا ممانعت نہیں تاکہ اسے نکلنے کے لئے فرشتوں کو اس حالت میں اس سے توبہ ہونے کی تکلیف نہ ہو یہ فرشتے آدمی کی ہر بات دیکھتے ہیں۔ بیاری کا کرنا ہنک اور یہ بھی کہا گیا ہے ہر حرف دی چیزیں دیکھتے ہیں جن میں اجر و ثواب اور گرفت و عذاب ہے اور جب آدمی بدی کرتا ہے تو دایہ طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتہ سے کہتا ہے کہ ابھی تو گفتگو کرنا شاید یہ شخص استغفار کرے۔ (نور النور)

دیوار الہی

إِلَّا رَقِيبًا نَّظِرًا ۝

(پہلا رکوع ۲۵۱، القیمہ)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ کثرت میں زمین کو دیوار الہی میں سے گزرنے کا یہی تو اصل سنت جماعت کا عقیدہ ہے۔ قرآن و حدیث و اجماع کے دلائل کی روشنی میں یہ قائم ہیں اور یہ دیوار بے کیف و بے جہت ہوگا۔

تسلیم القاری ص ۱۱۱ ماضی

كَلَّا لَأَنَّهُمْ عَنِ رَحْمَتِي يُعْمَلُونَ ۝

ترجمہ: اے ان بے شب وہ اپنے رب کے دیار سے محروم ہیں۔
کنز الایان: پتہ رکنا ۵۸۱ (الغفر)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوگا کہ جو شخص کفر سے ایمان کی نعمت میں سے محروم ہو جائے گا اور جو چیز کفار کے لئے وحید و مفید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت نہیں ہو سکتی تو لازم آیا کہ مومنین کے حق میں یہ عمومی ثابت نہ ہو حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب کس نے اپنے دشمنوں کو اپنے دیار سے محروم کیا تو وہ توں کو اپنی بھی سے نوازے گا اور اپنے دیار سے سرسبز فرمائے گا۔

بیعت نسواں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبْتَاعُكَ عَلَى
أَنْ لَا يُبَيِّنَنَّ بِاللهِ هَيْبَتًا وَلَا يُسِرَّقَنَّ وَلَا
يُزْنِبْنَ وَلَا يُفْتَنَنَّ أُولَٰئِكَ هُنَّ وَأُولَٰئِكَ هُنَّ
يَقْتَرِبْنَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي

مَعْرُوفٍ قَبْلَ بَعْضِهِمْ ۝ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

ترجمہ: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس
بیت کرنے کو کہ اللہ کا کلمہ شریک نہ ٹھہرائیں گی۔ اور نہ چوری
کریں گی، اور نہ بدکاری، اور نہ اپنی اولاد کو تسلی کریں گی، اور
نہ وہ پستان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان
یعنی موضع ولادت میں اٹھا لیں۔ اور کسی نیک بات میں تمہاری
کافرانی ذکر کریں گی۔ تو ان سے بیعت نہ کرو اور اللہ سے ان کا مغفرت
چاہو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کنز الایان

مسئلہ: یہ خلافت کے ساتھ نبی دینا شائع کا اصول ہے اور کہا گیا ہے کہ نبی کریم جیسے اشرفی
علیہ وسلم سے متقل عورتوں کی بیعت میں اجنبیہ کا ہاتھ نہاں عام ہے یعنی بیعت نساں سے پاکیزے دفتر
کے واسطے سے۔

برتنے کی چیزیں

وَيَسْتَعِينُ السَّاهُونَ ۝

ترجمہ: اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے دکنٹر ایلیان پتہ ج ۲۲ ص ۱۰۲۱

مسئلہ: علمائے فرمایا کہ مستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر کی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمایوں کو حاجت ہوتی ہے اور عارضہ دیکرے۔ (اشراق القرآن)

دُعَا و تَعْوِذ اور گنت

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْعَلَمِیْنَ

ترجمہ: تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو کچھ کا پید اگر نکلے اللہ ہے دکنٹر ایلیان۔ پتہ ج ۲۸ ص ۱۰۲۱

مسئلہ: توفیر اور مل جس میں کوئی لکھ کفر یا شرک نہ ہو جائے ہے خاص کردہ عمل برائیات قرآنی سے کہے جائیں یا امانت میں وارد ہوں حدیث شریف میں ہے اسما بخت میں نے عرض کیا کہ کیا سورۃ صلیٰ شریف میں ہم جنت کے پورے کو حیدرہ تصور ہوتی ہے کیا مجھے امانت ہے کہ انہیں مل کروں حضور ﷺ (ترغی)

مسئلہ: گندھے بنانا اور اس پر گرہ لگانا آیات قرآنی یا اسماء الہیہ دم کرنا جائز ہے جو کچھ و آجہین رضی اللہ عنہم ہی ہیں اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے کہ جب حضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل میں سے کوئی ہمارے متاؤ طہرہ موزونین پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔ (غزوات القرآن)

صدق الله العظیم وصدق رسولہ السہی
الامین العکبر وصدق الله تعالیٰ عل
خیر خلقتہ محمد والہ
وصحبہ اجمعین ۰

تمہ بالخ کثیرہ

توجہ فرمانیے

ادارے کی ہدیہ شائع شدہ کتب

کبھی ان کبھی زکوٰۃ کی اہمیت

رمضان المبارک معزز مہمان یا محترم میزبان

عید الاضحیٰ کے فضائل اور مسائل فتاویٰ حج و عمرہ

امام احمد رضا قادری رضوی، حنفی رحمۃ اللہ علیہ مخالفین کی نظر میں

میلا داد بن کثیر، عورتوں کے ایلام خاص میں نماز اور روزے کا شرعی حکم

تحقیق پاکستان میں علماء اہلسنت کا کردار

ان کتب خانوں پر دستیاب ہیں

کتبہ برکات المدینہ، بہادر شریعت مسجد، بہادر آباد، کراچی

کتبہ غوثیہ ہوسٹل، پرائی سبزی منڈی، نزد مسکری پارک، کراچی

ضیاء الدین چلی کیشنز، نزد شہید مسجد، کھارادر، کراچی

کتبہ فیض القرآن، یمن مسجد، صلیح الدین گارڈن، کراچی (حلیف بھائی گھوٹی والے)

کتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی

راہ طے کے لئے 021-2439799